احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

خطبہ نمبر 5

منگل یکم فروری 2011ء

روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

الفضل

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

منگل یکم فروری 2011ء 27 صفر 1432 ہجری یکم تبلیغ 1390 ہش جلد 61-96 نمبر 27

خدا تعالیٰ سے انتہائی قرب پاکر آنخضرت ﷺ کو انسانوں کی نجات، محبت الٰہی اور شفاعت کا مقام ملا

اللہ تعالیٰ نے آنخضرت ﷺ کو رحمۃ للعالمین اور آپؐ سے محبت کو اپنی محبت قرار دیا

صبر و تحمل، برداشت، عفو اور مستقل مزاجی سے دین کا محبت اور امن کا پیغام پھیلتا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 28 جنوری 2011ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 28 جنوری 2011ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔

حضور انور نے حدیث قدسی کہ **لولاک لما خلقت الافلاک** بیان کر کے فرمایا کہ اس میں اللہ تعالیٰ نے آنخضرت ﷺ کے انتہائی مقام کی طرف نشاندہی کی ہے۔ آپؐ تمام رسولوں سے افضل اور تا قیامت تمام زمانوں کیلئے مبعوث ہوئے، آپؐ کی اتباع سے انسان اللہ تعالیٰ کی محبت پاتا ہے۔ آپؐ کو اللہ تعالیٰ سے انتہائی قرب کا مقام حاصل ہوا۔ جب اللہ تعالیٰ کے فیوضات اور برکات سے آپؐ نے حصہ لیا تو پھر بنی نوع پر رحمت کیلئے نزول فرمایا۔ آنخضرت ﷺ کا کمال اعلیٰ درجہ کا کمال ہے جس کی نظیر نہیں مل سکتی۔ اللہ تعالیٰ سے انتہائی درجہ کا قرب پا کر انسانوں کی نجات، خدا تعالیٰ سے محبت اور اللہ تعالیٰ کے حضور شفاعت کا مقام بھی آپؐ نے حاصل کیا۔ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو رحمۃ للعالمین اور آپؐ سے محبت کو اپنی محبت قرار دیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ آپؐ نے حسن واحسان، پیار، عفو اور صبر سے دعائیں کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچایا جس نے لوگوں کے دلوں پر قبضہ کیا۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ انبیاء سے لوگوں کے سلوک کا جو طریق چلا آ رہا ہے، اے نبیؐ! تجھ سے بھی ہو گا لیکن تو نے صبر و تحمل، برداشت، عفو اور مستقل مزاجی سے یہ کام کرتے چلے جانا ہے، حتی الوسع سختی سے پرہیز کرنا ہے، ہرزہ سرائیوں پر، بیہودہ گوئیوں پر، ایذاء دہی پر صبر کا اعلیٰ نمونہ دکھاتا چلا جا کہ دین کا محبت اور امن کا پیغام اسی طرح پھیلنا ہے۔ پس تو اپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح کر، آخرکار کامیاب وہی ہوتا ہے جس کے ساتھ خدا تعالیٰ ہوتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ کامیابیوں کا ایک وقت ہے اس لئے صبر اور برداشت سے کام لینا چاہئے۔ یہ سختیاں، مشکلات اور ان پر برداشت اور صبر ہی کامیابیاں دلانے کا باعث بنتا ہے اور جب کامیابیاں آئیں گی، مخالفین کی پکڑ ہو گی تب وہ سوچے گا کہ میں کیا کرتا رہا، تب اسے خیال آئے گا کہ یہ دنیاوی زندگی جس کو میں سب کچھ سمجھتا رہا یہ تو ایک گھڑی یا ایک گھنٹے سے زیادہ کچھ بھی نہیں تھی۔ پس جہاں تک انبیاء کے مخالفین کی پکڑ کا سوال ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ کام اپنے ہاتھ میں لیا ہے۔ آنحضرتؐ کے ساتھ بھی اللہ تعالیٰ نے یہی سلوک سب سے بڑھ کر دکھایا اور آپؐ کے دشمنوں کو ایسا کچلا اور پیسا کہ ان کا نام ونشان مٹا دیا۔ پس جب آنحضرتؐ کا زمانہ تا قیامت ہے تو خدائی وعدے کے مطابق آپ کے دشمنوں کی پکڑ بھی ہر زمانے میں نشان بنتی چلی جائے گی۔

حضور انور نے فرمایا کہ آنخضرت ﷺ کے دشمنوں کو طرف سے آپؐ کی طرح طرح کی تکلیفیں پہنچائی گئیں، استہزاء کیا گیا، آپؐ کو غلط ناموں سے پکارا گیا لیکن آپؐ کو صبر اور حمد اور دعا کی ہی اللہ تعالیٰ نے تلقین فرمائی اور یہی تلقین اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو بھی فرمائی۔ جب تقویٰ پر چلتے ہوئے اپنی دعاؤں سے خدائے ذوالانتقام کے آگے مومن جھکیں گے تو مخالفین کے بدانجام کو بھی دیکھیں گے لیکن اس میں مومن کا تقویٰ شرط ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جو اپنے پیارے پر ہر وقت نظر رکھنے والا ہے، اگر دشمن اپنی دشمنی سے باز نہ آئے، اللہ تعالیٰ کی تنبیہہ سے نہ ڈریں، اگر اس دنیا میں جو اللہ تعالیٰ اپنے بعض جلوے دکھاتا ہے لوگوں کی اصلاح کیلئے، ان سے نصیحت حاصل نہ کریں تو پھر اللہ تعالیٰ بغیر انتقام کے نہیں چھوڑتا اور ضرور سزا دیتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے یہ اختیار اپنے پاس رکھا ہے۔ بعض کو اس دنیا میں سزا دیتا ہے اور بعض کو مرنے کے بعد جہنم کی آگ میں ڈال کر۔ پس آپؐ جو تا قیامت خدا کے پیارے اور افضل ہیں۔ آپؐ سے کئے گئے خدا تعالیٰ کے وعدے بھی ہمیشہ پورے ہوتے رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہمیں آپؐ کی بلند شان کے نظارے اور خدا تعالیٰ کا آپؐ سے پیار کا سلوک دکھاتا چلا جائے اور ہم حقیقی رنگ میں قرآنی تعلیم کو بھی اپنے اوپر لاگو کرنے والے ہوں۔ آمین

جامع اوصاف حسنہ

مشہور مستشرق پروفیسر ڈی گیچی لکھتے ہیں۔

محمد ﷺ کی سیرت پر جب ہم نگاہ ڈالتے ہیں تو ہمیں وہ گوناں گوں اوصاف حسنہ کے جامع نظر آتے ہیں۔ ان میں ہم وہ فہم و ذکا پاتے ہیں جو قریش کی امتیازی خصوصیت تھے۔ وقار، سلیقہ، میانہ روی اور ضبط نفس کی وہ جیتی جاگتی تصویر تھے اور یہ وہ اوصاف ہیں جو اعلیٰ درجہ کے انسانوں میں پائے جاتے ہیں۔

(برگزیدہ رسول غیروں میں مقبول صفحہ:32)

سیدنا بلالؓ فنڈ اور آپ کا فرض

۞ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

شہداء کے لئے فنڈ اللہ تعالیٰ کے فضل سے خلافت رابعہ سے قائم ہے اس فنڈ سے شہداء کی فیملیوں کا خیال رکھا جاتا ہے اور جماعت کا فرض ہے کہ ان کا خیال رکھے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمیشہ ہم ان کا خیال رکھتے رہیں گے۔ تو بہرحال سیدنا بلالؓ فنڈ قائم ہے۔ جو لوگ شہداء کی فیملیوں کے لئے کچھ دینا چاہتے ہوں اس میں دے سکتے ہیں۔

(روزنامہ الفضل 20جولائی 2010ء)

(مرسلہ: سیدنا بلالؓ فنڈ کمیٹی ربوہ)

انگریزی و جرمن زبان کے کورسز میں داخلہ

۞ مورخہ یکم فروری 2011ء سے انگریزی اور جرمن زبان سکھانے کیلئے کلاسز کا اجراء کیا جا رہا ہے۔ درج ذیل تفصیل کے مطابق عصر تا مغرب وقف نو لینگوئج انسٹیٹیوٹ بیت نصرت دارالرحمت وسطی میں تشریف لا کر واقفین و واقفات نو اور دیگر طلباء و طالبات داخلہ فارم حاصل کر لیں۔

☆ انگریزی لیول 2۔ میٹرک تا بی اے (واقفات نو)

☆ انگریزی لیول 2۔ میٹرک تا بی اے (واقفین نو)

☆ جرمن لیول 1۔ (واقفین و واقفات نو)

مزید تفصیل کیلئے اس نمبر پر رابطہ فرمائیں۔

0476011966

(انچارج وقف نو لینگوئج انسٹیٹیوٹ

خطبہ جمعہ

حضرت اقدس مسیح موعود کے بعض رفقاء کے حضور سے عشق و محبت کے ایمان افروز واقعات کا دلنشیں بیان

کتنے خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو اپنے عشق و وفا کے نمونے دکھانے کے لئے اللہ تعالیٰ کے انبیاء اور فرستادوں کا زمانہ پاتے ہیں

ہم میں سے بعض کے آباؤ اجداد نے حضرت مسیح موعود کا وقت پایا اور اپنی محبت اور پیار اور عقیدت اور احترام کا اظہار براہِ راست آپ سے کیا اور آپ کے پیار اور شفقت سے بھی حصہ لینے والے بنے

یہ وہ محبت اور وفا کے نمونے ہیں جو آگے نسلوں کو بھی قائم رکھنے چاہئیں

ان بزرگوں کی نسلوں کو بہت زیادہ اپنے بزرگوں اور اپنے ایمان کی ترقی اور استقامت کے لئے دعائیں کرنی چاہئیں

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 17/دسمبر 2010ء بمطابق 17/فتح 1389 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا

اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے کہ ....(البقرة:166)۔ اور جو لوگ مومن ہیں وہ سب سے زیادہ اللہ ہی سے محبت کرتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی محبت ہی ہے جو درجہ بدرجہ اللہ تعالیٰ کے پیاروں سے پیار اور محبت کی طرف مائل کرتی ہے۔ اور ایسے لوگ اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس کوشش میں رہتے ہیں کہ کس طرح اُس دلدار کو راضی کریں۔

حدیث میں بھی آتا ہے کہ جس روز خدا تعالیٰ کے سایہ عاطفت کے علاوہ اور کوئی سایہ نہیں ہوگا، اُس روز جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ اپنے سایہ عاطفت میں لے گا اُن میں وہ دو لوگ بھی شامل ہوں گے جو اللہ تعالیٰ کی خاطر ایک دوسرے سے محبت رکھتے ہیں۔

(بخاری کتاب الصلٰوة باب من جلس فی المسجد ینتظر الصلٰوة حدیث نمبر 660)

یہ اللہ تعالیٰ کی خاطر محبت اس لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ سے اپنی شدید محبت کا اظہار ہو۔ پس جب عام مومن کو ایک دوسرے سے اللہ تعالیٰ کی خاطر محبت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس طرح نوازتا ہے تو جو اللہ تعالیٰ کے فرستادے اور نبی ہوتے ہیں اُن سے محبت کو خدا تعالیٰ کس طرح نوازے گا، اس کا تو اندازہ لگایا ہی نہیں جا سکتا۔ یہ عشق و محبت کے عجیب نظارے ہیں جس کا آخری سرا اللہ تعالیٰ کی ذات ہوتا ہے۔ کتنے خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو اپنے عشق و وفا کے نمونے دکھانے کے لئے اللہ تعالیٰ کے انبیاء اور فرستادوں کا زمانہ پاتے ہیں۔ یہ نمونے دکھانے کا موقع ہم میں سے بعض کے باپ دادا کو بھی ملا، آباؤ اجداد کو بھی ملا، جنہوں نے حضرت مسیح موعود کا وقت پایا اور اپنی محبت اور پیار اور عقیدت اور احترام کا اظہار براہِ راست آپ سے کیا۔ اور پھر آپ کے پیار اور شفقت سے بھی حصہ لینے والے بنے۔

اس وقت مَیں ایسے ہی چند بزرگوں کی روایات اور واقعات کا ذکر کروں گا۔ وہ کیا ہی بابرکت وجود تھے جنہوں نے مسیح پاک کے ہاتھوں کو چھوا، آپ سے براہِ راست فیض پایا۔

مَیں نے جو بعض روایات لی ہیں ان میں سے پہلی روایت حضرت ولی داد خان صاحب کی ہے جو راجپوت قوم کے تھے۔ ملک خان صاحب کے بیٹے ساکن مراڑا تحصیل نارووال، کہتے ہیں کہ ”مَیں نے دسمبر 1907ء میں جلسہ سالانہ پر حضرت مسیح موعود کے ہاتھ مبارک پر بیعت کی تھی اور تاریخ جلسہ سے ایک دن پہلے رات کو قادیان پہنچا تھا۔ صبح جب حضرت مسیح موعود نے گھر سے باہر تشریف لانا تھا تو مَیں نے دیکھا کہ (۔) مبارک کے پاس بہت بڑا ہجوم ہے۔ آدمی ایک دوسرے پر گر رہے تھے۔ مَیں چونکہ نووارد تھا، مَیں دوسری گلی پر کھڑا ہو کر دعا مانگ رہا تھا کہ اے مولا کریم! اگر حضور اس گلی سے تشریف لے آویں تو سب سے پہلے مَیں مصافحہ کرلوں۔ اُسی وقت کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود مع حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد اسی راستے سے تشریف لے آئے ہیں“۔ کہتے ہیں کہ ”یکلخت مجھے ایسا معلوم ہوا جس طرح سورج بادل سے نکلتا ہے اور روشنی ہو جاتی ہے۔ مَیں نے دوڑ کر سب سے پہلے مصافحہ کیا۔ حضور آریہ بازار کے راستے باہر تشریف لے گئے۔ مجھے یاد پڑتا ہے کہ نواب محمد علی خان صاحب کے باغ کا جو شمالی کنارہ ہے وہاں سے حضور واپس مڑے۔ غالباً (۔) نور یا مدرسہ احمدیہ کی مغربی حد ہے، وہاں حضور بیٹھ گئے۔ (۔) کرام اردگرد جمع تھے اور میر حامد شاہ صاحب مرحوم سیالکوٹی نے کچھ نظمیں اپنی بنائی ہوئیں سنائیں“۔

(رجسٹر روایات رفقاء نمبر 3 صفحہ 84 روایت حضرت ولی داد خان صاحب۔ غیر مطبوعہ)

پھر حضرت مدد خان صاحب انسپکٹر بیت المال قادیان جو کہ راجہ فتح محمد خان صاحب کے بیٹے تھے، یاڑی پورہ ریاست کشمیر کے رہنے والے تھے۔ 1896ء میں انہوں نے بیعت کی اور 1904ء میں حضرت مسیح موعود کی زیارت کی۔ کہتے ہیں کہ ”ایک دفعہ مجھے اپنے وطن میں رمضان المبارک کے مہینے میں یہ خواہش پیدا ہوئی کہ اس دفعہ قادیان میں جا کر روزے رکھوں اور عید وہیں پڑھ کر پھر اپنی ملازمت پر جاؤں۔ اُن دنوں میں ابھی نیا نیا ہی فوج میں جمعدار بھرتی ہوا تھا“۔ (میرا خیال ہے آج کل تو یہ عہدہ نہیں لیکن یہ junior comissioned officer ہوتے تھے) تو کہتے ہیں کہ ”میری اُس وقت ہر چند یہی خواہش تھی کہ اپنی ملازمت پر جانے سے پہلے میں قادیان جاؤں تا حضور کے چہرہ مبارک کا دیدار حاصل کرسکوں اور دوبارہ آپ کے دست مبارک پر بیعت کا شرف حاصل کروں، کیونکہ میری پہلی بیعت 1895ء یا 96ء کی تھی جو ڈاک کے ذریعے (خط کے ذریعے) ہوئی تھی“۔ کہتے ہیں ”میرا ان دنوں قادیان میں آنے کا پہلا ہی موقع تھا۔ نیز اس لئے بھی میرے دل میں غالب خواہش پیدا ہوئی کہ ہو نہ ہو ضرور اس موقع پر حضور کا دیدار کیا جاوے۔ شاید اگر ملازمت پر چلا گیا تو پھر خدا جانے حضور کو دیکھنے کا موقع ملے یا نہ ملے۔ لہٰذا یہی ارادہ کیا کہ پہلے قادیان چلا جاؤں اور حضور کو دیکھ آؤں اور پھر وہاں سے واپس آ کر اپنی ملازمت پر چلا جاؤں“۔ کہتے ہیں ”مَیں قادیان کو اس سوچ کے ساتھ آیا تھا لیکن جونہی یہاں آ کر مَیں نے حضور کے چہرہ مبارک کا دیدار کیا تو میرے دل میں یکلخت یہ خیال پیدا ہوا کہ اگر مجھ کو ساری ریاست کشمیر بھی مل جائے تو بھی آپ کو چھوڑ کر قادیان سے باہر ہرگز نہ جاؤں۔ یہ محض آپ

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

کی کشش تھی جو مجھے واپس نہ جانے پر مجبور کر رہی تھی۔ میرے لئے آپ کا چہرہ مبارک دیکھ کر قادیان سے باہر جانا بہت دشوار ہوگیا۔ یہاں تک کہ مجھے آپ کو دیکھتے ہی سب کچھ بھول گیا۔ میرے دل میں بس یہی ایک خیال پیدا ہوگیا کہ اگر باہر کہیں تیری تنخواہ ہزار بھی ہوگی تو کیا ہوگا۔ لیکن تیرے باہر چلے جانے پر پھر تجھ کو یہ نورانی مبارک چہرہ ہرگز نظر نہیں آئے گا۔ میں نے اس خیال پر اپنے وطن کو جانا ترک کر دیا اور یہی خیال کیا کہ اگر آج یا کل تیری موت آجائے تو حضور ضرور ہی تیرا جنازہ پڑھائیں گے جس سے تیرا بیڑا ابھی پار ہو جائے گا اور اللہ تعالیٰ بھی راضی ہو جائے گا۔ اور قادیان میں ہی رہنے کا ارادہ کر لیا۔ میرا یہاں پر ہر روز کا یہی معمول ہوگیا کہ ہر روز ایک لفافہ دعا کے لئے حضور کی خدمت میں آپ کے دَر پر جا کر کسی کے ہاتھ بھجوا دیا کرتا لیکن دل میں یہی خطرہ رہتا کہ کہیں حضور میرے اس عمل سے ناراض نہ ہو جائیں اور دل میں یہ محسوس نہ کریں کہ ہر وقت تنگ کرتا رہتا ہے۔ لیکن میرا یہ خیال غلط نکلا وہ اس لئے کہ ایک روز حضور نے مجھے تحریراً جواب میں فرمایا کہ آپ نے یہ بہت اچھا رویہ اختیار کر لیا ہے کہ مجھے یاد کرواتے رہتے ہو۔ جس پر مَیں بھی آپ کے لئے خدا تعالیٰ سے دعا کرتا رہتا ہوں اور انشاء اللہ پھر بھی کرتا رہوں گا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو خود ہی دین و دنیا میں کامیابی دے گا۔ اور خدا آپ پر راضی ہو جائے گا۔ اور آپ کی شادی بھی خدا ضرور ہی کرا دے گا۔ آپ مجھے یاد دہانی کراتے رہا کرو۔ مَیں آپ پر بہت خوش ہوں''۔ کہتے ہیں کہ ''خاکسار نے حضور کی اس تحریر کو شیخ غلام احمد صاحب ....کو دکھایا اور کہا کہ حضور نے خاکسار کو آج یہ تحریر فرمایا ہے اور پھر کہا یہ کیا بات ہے کہ مَیں نے تو کبھی کسی موقع پر بھی حضور کو اپنی شادی کرنے یا کرانے کے بارے میں اشارہ تک نہیں کیا۔ اس پر شیخ صاحب ہنس کر کہنے لگے کہ اب تو تمہاری شادی بہت جلد ہونے والی ہے۔ کیونکہ حضور کا فرمانا خالی نہیں جایا کرتا۔ آپ تیار ہی رہیں''۔ لکھتے ہیں کہ ''خدا شاہد ہے کہ حضور کے اس فرمانے کے قریباً دو ماہ کے اندر اندر ہی میری شادی ہوگئی۔ اس سے پہلے میری کوئی بھی کسی جگہ شادی نہیں ہوئی تھی۔ میری دو شادیاں حضور نے ہی کرائی تھیں۔ ورنہ مجھ جیسے پردیسی کو کون پوچھتا تھا۔ یہ محض حضور کی خاص مہربانی اور نظرِ کرم تھی کہ آپ کے طفیل میری شادیاں ہوئیں۔ کہاں مَیں اور کہاں یہ عمل''۔

(رجسٹر روایات رفقاء نمبر 4 صفحہ 95تا 97 روایت حضرت مدد خان صاحب ۔ غیر مطبوعہ)

حضرت ماسٹر محمد پریل صاحب ساکن کمال ڈیرہ سندھ لکھتے ہیں کہ ....۔ یہ عاجز اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جولائی 1905ء میں حضرت جری اللہ............ پر دست بیعت ہوا تھا۔ اُس زمانے میں (۔) مبارک بہت چھوٹی تھی۔ چار پانچ آدمی صف میں بیٹھتے تو جگہ بھر جاتی تھی۔ اُس ماہ میں بہت گرمی تھی یعنی جولائی میں۔ حضرت مسیح موعود جب (۔) میں تشریف آور ہوتے تو مَیں پنکھا چلاتا تھا، (ہاتھ کا پنکھا جھلا جاتا تھا)۔ مولوی محمد علی صاحب کا دفتر (۔) مبارک کے اوپر تھا۔ ایک دن مولوی محمد علی صاحب کو کچھ حضور کے آگے گزارش کرنی تھی، (اُن کا خیال تھا کہ بیٹھ کر گزارش کروں) مگر بیٹھنے کی جگہ نہیں تھی۔ کہتے ہیں یہ عاجز حضرت اقدس کے زانوئے مبارک سے اپنے زانو کو ملا کر پنکھا چلاتا تھا۔ مولوی محمد علی نے ایک آدمی کو اشارہ کیا کہ اس کو پیچھے ہٹنے کے لئے اشارہ کرو۔ کہتے ہیں مَیں اشارے پر پیچھے ہٹنے لگا تو حضرت اقدس مسیح موعود نے میرے زانو پر ہاتھ مار کر فرمایا: مت ہٹو، بیٹھے رہو اسی طرح۔ یہ عاجز پھر پنکھا چلانے لگا۔ اور مولوی محمد علی صاحب نے کھڑے ہو کر اپنی گزارش کی۔ حضرت اقدس نے ان کو مناسب جواب دیا۔ مولوی صاحب تحریر کر کے (لکھ کے) چلے گئے۔ لکھتے ہیں کہ اُس زمانے میں تو اس بات کا خیال نہیں رہا۔ اب اس بات سے بہت سُرور اور لذّت آتی ہے کیونکہ مَیں ایک ادنیٰ آدمی اور بے سمجھ اردو بھی پوری طرح نہیں آتی تھی اور مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے اور عالم تھے مگر ....کی نظر میں ادنیٰ اور اعلیٰ ایک ہی ہوتا ہے۔ یہ عاجز پندرہ دن صحبت میں رہا اور ہر ایک دن میں حضرت اقدس کا نورانی چہرہ روشن دیکھنے میں آتا تھا۔ اس عاجز کو یہ ہی معلوم ہوتا تھا کہ اب حمام خانہ سے غسل کر کے آگئے ہیں اور سرِ مبارک کے بالوں (جو کندھے کے برابر تھے) سے گویا موتیوں کے قطرے گر رہے ہیں۔ اس عاجز نے پندرہ روز میں حضرت اقدس کے چہرہ مبارک میں غم نہیں دیکھا۔ جب بھی مجلس میں آتے خوش خندہ پیشانی ہوتے''۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات رفقاء نمبر 3صفحہ 92 روایت حضرت ماسٹر محمد پریل صاحب۔ غیر مطبوعہ)

پھر حضرت چوہدری عبدالحکیم صاحب ولد چوہدری شرف الدین صاحب ساکن گاکھر چیماں تحصیل وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ لکھتے ہیں کہ ''1902ء کی گرمیوں کا موسم تھا۔ مَیں ان دنوں ملتان چھاؤنی ریلوے سٹیشن پر بطور سگنلر (signaler) ملازم تھا۔ میرے خیالات اہلحدیث کے تھے اور میں مولوی عبدالجبار اور عبدالغفار اہلحدیث جو دونوں بھائی تھے اور ملتان شہر کے قلعے کے پاس ان کی کتابوں کی دکان تھی اُن سے قرآن شریف کا ترجمہ پڑھا کرتا تھا کہ اتفاقاً میری ملاقات مولوی بدرالدین احمدی سے ہوئی جو شہر کے اندر ایک پرائیویٹ سکول کے ہیڈ ماسٹر تھے۔ انہوں نے مجھے اخبار الحکم پڑھنے کو دیا۔ مجھے یاد ہے کہ اخبار الحکم کے پہلے صفحے پر لکھا ہوا تھا کہ خدا تعالیٰ کی تازہ وحی اور کلماتِ طیبات امام الزمان۔ مَیں ان کو پڑھتا تھا اور میرے دل کو ایک ایسی کشش اور محبت ہوتی تھی کہ فوراً حضرت مسیح موعود کی خدمتِ اقدس میں پہنچوں۔ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا فضل شاملِ حال ہوا اور باوجود اہلحدیث کے مولویوں کے بہکانے اور ورغلانے کے میں نے تھوڑے ہی عرصے میں احمدیت کو قبول کر لیا۔ مولوی بدرالدین صاحب نے مجھے قادیان فوراً جانے کا مشورہ دیا۔ اور میرے ساتھ ایک اور اہلحدیث مولوی بھی تیار ہو گئے۔ وہ مولوی سلطان محمود صاحب اہلحدیث کے شاگردِ خاص تھے۔ کہتے ہیں غربت کی حالت تھی۔ پندرہ روپے میری تنخواہ تھی۔ مَیں نے رخصت لی اور ریلوے پاس کا حق نہیں تھا۔ مَیں نے بمعہ دوسرے دوست کے امرتسر کا ٹکٹ لیا۔ کیونکہ ہمارے پاس قادیان کا کرایہ پورا نہ تھا۔ امرتسر پہنچ کر ہمارا ٹکٹ ختم ہوگیا۔ اور ہم نے بٹالے والی گاڑی میں سوار ہونا تھا مگر ہمارے پاس صرف آٹھ آنے کے پیسے تھے۔ اس لئے ہم نے دو دو آنے کا 'ویرکہ' کا ٹکٹ لے لیا اور گاڑی میں سوار ہو گئے۔ کہتے ہیں کہ یہ بھی وہاں سوار ہونے کے بعد پھر ہمیں خیال آیا کہ بٹالے جانا ہے اور ٹکٹ بھی اتنا نہیں ہے۔ خیر ہم بیٹھے رہے۔ اس دوران میں ٹکٹ چیکر آگیا۔ اس نے ٹکٹ ہمارا چیک کیا۔ لیکن ٹکٹ اچھی طرح چیک کرنے کے باوجود ہمیں ٹکٹ چیک کر کے واپس کر دیا کہ ٹھیک ہے۔ اور اسی طرح سٹیشن سے باہر نکلتے ہوئے ٹکٹ چیک کرنے والے نے ٹکٹ چیک کیا اور ہمیں کچھ نہیں کہا۔ ہم یہی دعا کرتے رہے کہ ایک نیک مقصد کے لئے ہم جا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہر قسم کی بے عزتی سے بچا لے۔ تو کہتے ہیں کہ اس ٹکٹ نے ہمیں آخر تک پہنچا دیا۔ ہم سمجھتے تھے کہ ہمارے لئے ایک پہلا معجزہ جو ہم نے دیکھا وہ یہی تھا۔ لیکن بہرحال نیت نیک تھی۔ مجبوری تھی اس کی وجہ سے انہوں نے ٹکٹ لیا نہ کہ ارادۃً دھوکہ دینے کے لئے۔ تو بہرحال لکھتے ہیں کہ بٹالے سے پھر پیدل قادیان چلے گئے۔ قادیان جب ہم (۔) مبارک میں داخل ہوئے اُسی وقت حضرت مسیح موعود تشریف لائے۔ میرے ساتھ جو دوست تھا وہ ایک اہلحدیث عالم تھا۔ اُس نے حضرت مسیح موعود سے ملتے ہی ایک سوال کیا کہ جب قرآن اور حدیث ہماری رہنمائی کے لئے موجود ہے تو آپ کی بیعت کی کیا ضرورت ہے؟ حضور اُسی وقت وہیں کھڑے ہو گئے اور تقریر شروع فرمائی۔ ابھی حضور کی تقریر ختم نہ ہوئی تھی کہ معترض ساتھی نے عرض کیا کہ حضور میری تسلی ہوگئی ہے۔ میں بیعت کرتا ہوں۔ حضور نے فرمایا کہ ابھی ٹھہر و اور پوری تسلی کر لو۔ شاید آپ کو دھوکہ نہ لگ جائے۔ پھر نماز ظہر پڑھا کر گھر تشریف لے گئے۔ حضرت مسیح موعود کی تقریر کے خاتمے پر حضرت مولوی عبدالکریم صاحب نے فرمایا کہ اخباروں میں سب کچھ لکھا جا چکا ہے۔ (یعنی یہ سوال جواب پہلے ہو چکے ہوئے ہیں جو اس نے کیا تھا کہ کیا ضرورت ہے قرآن اور حدیث کی موجودگی میں کسی اور کی بیعت کرنے کی؟)۔ مولوی صاحب کہتے ہیں کہ پھر باہر سے آنے والے لوگ حضور کی خدمت میں سوال کر کے تکلیف دیتے ہیں اور اخبار کو نہیں پڑھتے۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ مولوی صاحب! تقریر تو میں کرتا ہوں اور تکلیف آپ کو ہوتی ہے۔ حضور ہر سوال کرنے والے کا

بڑی خندہ پیشانی سے جواب فرمایا کرتے تھے۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات رفقاء نمر 3 صفحہ 121 تا 124 روایت حضرت چوہدری عبدالحکیم صاحب۔ غیر مطبوعہ)

حضرت چوہدری عبدالحکیم صاحب ولد چوہدری شرف الدین صاحب گاکھڑ چیماں تحصیل وزیرآباد ضلع گوجرانوالہ لکھتے ہیں کہ ''جس شام کو میں نے بیعت کی حضرت مسیح موعود کے تشریف لے جانے کے بعد میں حضرت خلیفہ اول کی خدمت میں حاضر ہوا جو مبارک کے چھت کے پاس ہی کوٹھڑی میں رہتے تھے''۔ پہلی روایت بھی ان کی ہے۔ ''انہوں نے ایک چھوٹی سی چارپائی چھت پر بچھائی ہوئی تھی۔ مَیں اُن کی خدمت میں دیر تک بیٹھا رہا اور بہت سے مسئلے پوچھتا رہا۔ مگر سوائے ایک بات کے اور کوئی مجھے یاد نہیں رہی اور وہ یہ کہ حضرت خلیفہ اول نے مجھے فرمایا کہ مخالف لوگ کہتے ہیں کہ نورالدین دنیا کمانے کے لئے قادیان آیا ہے۔ مگر مجھے تو وہ چارپائی ملی ہے'' (چارپائی پر بیٹھے ہوئے تھے) ''جس پر میرا آدھا جسم نیچے ہوتا ہے۔ میں تو صرف خدا کے لئے یہاں آیا ہوں اور میں نے وہ حضرت اقدس کی بیعت میں پالیا۔ جس خدا کے لئے میں یہاں آیا ہوں وہ حضرت مسیح موعود کی بیعت کر کے میں نے پالیا''۔

(رجسٹر روایات رفقاء نمر 3 صفحہ 125 روایت حضرت چوہدری عبدالحکیم صاحب۔ غیر مطبوعہ)

یہی اعزاز تھا جس کی وجہ سے حضرت مسیح موعود نے شعر میں حضرت خلیفۂ اوّل کی تعریف اس طرح کی ہے کہ

چہ خوش بودے اگر ہر یک زِ امت نورِ دیں بودے
ہمیں بودے اگر ہر دل پُر از نورِ یقیں بودے

(درثمین فارسی صفحہ 117 مطبوعہ ربوہ)

کہ کیا ہی خوشی کی بات ہو اگر ہر ایک دل میں نورالدین کی طرح کا جذبہ ہو۔ اور یہ اسی وقت ہوتا ہے جب ہر دل میں ایک یقین بھرا ہو۔ حضرت مسیح موعود کے دعوے کے بارے میں حق الیقین پر قائم ہوں تو تبھی وہ رُتبہ ملتا ہے جو حضرت مولانا نورالدین صاحب کو ملا۔

حضرت حامد حسین خان صاحب جو محمد حسین خان صاحب مرادآباد کے بیٹے تھے۔ کہتے ہیں کہ مَیں 1902ء میں علی گڑھ سے آ کر میرٹھ میں ملازم ہوا تھا۔ میری ملازمت کے کچھ عرصے بعد مکرمی خان صاحب ذوالفقار علی خان صاحب بسبیلِ تبادلہ بعہدہ انسپکٹر آبکاری میرٹھ میں تشریف لے آئے۔ آپ چونکہ احمدی تھے اور حضرت مسیح موعود کی بیعت کر چکے تھے، لہٰذا آپ کے گھر پر دینی ذکر واذکار ہونے لگے۔ اور شیخ عبدالرشید صاحب زمیندار ساکن محلّہ رنگ ساز صدر بازار میرٹھ کیمپ پر مولوی عبدالرحیم صاحب وغیرہ خان صاحب موصوف کے گھر پر آنے جانے لگے۔ خان صاحب موصوف سے چونکہ مجھے بوجہ علی گڑھ کالج میں تعلیم حاصل کرنے کے محبت تھی۔ اس لئے میری نشست و برخاست بھی خان صاحب کے گھر پر ہونے لگی۔ مَیں نے کتابیں دیکھنے کا شوق ظاہر کیا تو حضرت اقدس مسیح موعود کی چھوٹی چھوٹی تصانیف خان صاحب نے مجھے دیں جن میں غالباً برکات الدعا پہلے پڑھی اور اس طرح اور کتابیں تھیں۔ کہتے ہیں وہ مَیں نے دیکھنی شروع کیں۔ مولوی محمد احسن صاحب امروہی خان صاحب کے ہاں تشریف لائے اور میرٹھ میں مناظرے کے طور پر گئے۔ اُس وقت صرف ایک ہی مسئلہ زیرِ بحث تھا۔ اور وہ وفاتِ مسیح کا مسئلہ تھا۔ مناظرہ وغیرہ تو میرٹھ کے شریر اور فسادی لوگوں کے باعث نہ ہوا۔ لیکن مولوی محمد احسن صاحب مرحوم کی تقریر ضرور مَیں نے وفاتِ مسیح کے متعلق سنی۔ کہتے ہیں کہ میرٹھ کی پبلک سے جو جھگڑا مناظرے کے متعلق ہوا اُس کے علیحدہ ایک رسالے میں واقعات آ گئے ہیں۔ بہرحال اس کے بعد کہتے ہیں کہ مجھے حضرت مسیح موعود سے ملنے کا شوق پیدا ہوا۔ میں نے خان صاحب موصوف سے عرض کیا کہ اگر حضرت اقدس کہیں میرٹھ کے قریب قریب تشریف لائیں تو مجھے ضرور اطلاع دیں۔ میں ایسے عظیم الشان شخص کو دیکھنا چاہتا ہوں۔ اگر نہ دیکھوں تو بڑی بدنصیبی ہوگی۔ وہ کہتے ہیں اُس وقت مجھے بیعت کا خیال تو نہیں تھا۔ اس کے بعد 1904ء میں ایک بہت بڑا زلزلہ آیا جس کے متعلق یہ کہا گیا کہ یہ حضرت مسیح موعود کی پیشگوئی کے مطابق آیا ہے۔ اس کے بعد ایک دن خانصاحب موصوف نے مجھ سے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود دہلی تشریف لا رہے ہیں۔ آپ بھی زیارت کے لئے چلیں۔ کہتے ہیں میں نے آمادگی ظاہر کر دی اور پھر ہم دہلی چلے گئے۔ دہلی میں حضرت اقدس کا قیام الف خان والی حویلی میں جو محلّہ چتلی قبر میں واقع ہے وہاں تھا۔ میں اور خانصاحب موصوف بذریعہ ریل دہلی پہنچے۔ غالباً بارہ، ایک بجے کا وقت تھا۔ حضرت اقدس مسیح موعود مکان کے اوپر کے حصہ میں تشریف رکھتے تھے اور نیچے دوسرے دوست ٹھہرے ہوئے تھے۔ مکان میں داخل ہوتے ہوئے میری نظر مولوی محمد احسن صاحب پر پڑی۔ چونکہ ان سے تعارف میرٹھ کے قیام کے وقت سے ہو چکا تھا تو میں ان کے پاس بیٹھ کر باتیں کرنے لگا۔ تھوڑی دیر میں غالباً خان صاحب نے جو اس برآمدہ میں بیٹھے تھے جس کے اوپر کے حصہ میں حضرت اقدس کا قیام تھا مجھ کو اپنے پاس بلالیا۔ میں ایک چارپائی پر پائینتی کی طرف بیٹھ گیا اور باتیں کرنے لگا۔ جہاں میں بیٹھا تھا ان کے قریب ہی زینہ تھا، سیڑھیاں تھیں گھر کے اوپر والے حصے میں جانے کی، تو کہتے ہیں کہ حضرت اقدس اوپر سے تشریف لے آئے۔ سیڑھیوں کی طرف میری پشت تھی۔ اور مَیں نے آتے ہوئے دیکھا نہیں۔ حضور نیچے تشریف لائے اور آہستگی سے آ کر میرے برابر پلنگ کی پائینتی پر بیٹھ گئے۔ میرے ساتھ ہی بڑی بے تکلفی سے بیٹھ گئے۔ کہتے ہیں مَیں تو پہچانتا نہیں تھا۔ جب حضور بیٹھ گئے تو اس وقت پہچاننے والا اور کوئی تھا نہیں۔ تو کسی نے مجھے بتلایا کہ حضرت صاحب تشریف لے آئے۔ اس وقت میں گھبرا کر وہاں سے اٹھنا چاہتا تھا کہ حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا کہ یہیں بیٹھے رہیں۔ یہ یاد نہیں کہ حضور نے مجھ کو بازو سے پکڑ کر بٹھا دیا یا صرف زبان سے ارشاد فرمایا۔ حضرت صاحب کے تشریف لانے کے بعد تمام دوستوں کو جو مکان کے مختلف حصوں میں قیام پذیر تھے اطلاع ہوگئی اور مکان میں ایک ہلچل مچ گئی۔ اس قدر یاد ہے کہ غالباً خانصاحب نے حضور کی خدمت میں عرض کیا کہ یہ میرٹھ سے آئے ہیں۔ اور اتنے میں اور باتیں ہونے لگیں۔ پھر آگے کہتے ہیں کہ تھوڑی دیر کے بعد ظہر اور عصر کی نمازیں وہاں ادا کی گئیں اور اس کے بعد حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ جو دوست بیعت کرنا چاہتے ہوں وہ آگے آجائیں۔ اس پر کسی اور دوست نے بھی اونچی آواز میں اعلان کیا۔ چنانچہ بہت سے دوست آگے ہوئے اور میں سب سے پیچھے رہ گیا۔ حضور نے بیعت شروع کرنے سے قبل ارشاد فرمایا کہ جو دوست مجھ تک نہیں پہنچ سکتے وہ بیعت کرنے والوں کی کمر پر ہاتھ رکھ کر جو مَیں کہوں وہ الفاظ دہراتے جائیں۔ کہتے ہیں کہ مَیں اس وقت بھی خاموش الگ سب سے پیچھے بیٹھا رہا کیونکہ ارادہ نہیں تھا بیعت کرنے کا، اور ہاتھ بیعت کرنے والوں کی کمر پر نہیں رکھا۔ جب حضرت صاحب نے بیعت شروع کی تو میرا ہاتھ بغیر میرے ارادے کے آگے بڑھا اور جو صاحب میرے آگے بیٹھے ہوئے تھے، مَیں نے ہاتھ اُن کی کمر پر رکھ دیا اور اُس کے ساتھ بیعت کے الفاظ دہرانے لگا۔ اور پھر دوبارہ لکھتے ہیں کہ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ میرا ہاتھ میرے ارادے سے آگے نہیں بڑھا بلکہ خودبخود آگے بڑھ گیا۔ جب حضرت اقدس نے رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ کی دعا کا ارشاد فرمایا۔ سب نے اس کو دہرایا۔ میں نے بھی دہرایا۔ لیکن جب حضرت صاحب نے اس کے معنے اردو میں فرمانے شروع کئے اور بیعت کنندوں کو دہرانے کا ارشاد فرمایا تو میں نے جس وقت وہ الفاظ دہرائے تو اپنے گناہوں کو یاد کر کے سخت رقّت طاری ہو گئی۔ اور یہاں تک کہ اس قدر زور سے میں چیخ کر رونے لگا کہ سب لوگ حیران ہو گئے۔ اور میں روتے روتے بیہوش ہو گیا۔ مجھ کو خبر ہی نہیں رہی کہ کیا ہو رہا ہے۔ جب دیر ہوگئی تو حضرت اقدس نے فرمایا کہ پانی لاؤ۔ وہ لایا گیا اور حضور نے اس پر کچھ پڑھ کر میرے اوپر چھڑکا۔ یہ مجھ کو خانصاحب سے معلوم ہوا۔ انہوں نے بعد میں بتایا۔ ہاں اس قدر یاد ہے کہ حالتِ بیہوشی میں مَیں نے دیکھا کہ مختلف رنگوں کے نور کے ستون آسمان سے زمین تک ہیں۔ اس کے بعد مجھ کو کسی

دوست نے زمین سے اٹھایا۔ میں بیٹھ گیا مگر میرے آنسو نہ تھمتے تھے۔ اس قدر حالت متغیر ہوگئی کہ میرٹھ آکر بھی بار بار روتا تھا۔ پھر خانصاحب موصوف نے میرے نام "بدر" و "ریویو" جاری کرادیا اور بدر میں حضرت اقدس کی وحی مقدس شائع ہوتی تھی۔ اس سے بہت محبت ہوگئی۔ اور ہر وقت یہ جی چاہتا تھا کہ تازہ وحی سب سے پہلے مجھ کو معلوم ہوجائے۔ پھر جلسہ پر دارالامان جانے لگا اور برابر جاتا رہا۔ حضرت اقدس کو دعاؤں کے لئے خط لکھتا رہا۔ اور ایک خط کا جواب حضرت اقدس نے اپنے دست مبارک سے دیا تھا۔ وہ میرے پاس اب تک موجود تھا۔ لیکن بعد میں کہیں گم گیا۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات رفقاء نمبر 3 صفحہ 63 تا 67۔ روایت حضرت حامد حسین خان صاحب۔ غیر مطبوعہ)

حضرت مستری اللہ دتہ ولد صدر دین صاحب سکنہ بھانبڑی ضلع گورداسپور کہتے ہیں کہ 1894ء میں انہوں نے بیعت کی تھی اور 1894ء میں ہی حضرت مسیح موعود کی زیارت کی۔ کہتے ہیں کہ "میرے استاد کا نام مہر اللہ تھا۔ میں نے اُن سے قرآن شریف سادہ پڑھا تھا۔ وہ کہا کرتے تھے کہ امام مہدی ظاہر ہونے والا ہے اس کی بیعت کر لینا۔ جب خبر سنائی دی کہ قادیان میں حضرت امام مہدی ظاہر ہوگئے تو میں نے اپنے استاد مہر اللہ صاحب کے کہنے پر بیعت کر لی۔ مَیں نے اور میرے بھائی رحمت اللہ صاحب نے قادیان میں آکر بیعت دستی کر لی تھی۔ اور بھانبڑی سے ہمیشہ جمعہ قادیان میں آکر حضرت مسیح موعود کے ساتھ ہم پڑھا کرتے تھے۔ حضرت صاحب فرمایا کرتے تھے کہ ہمارے دوست اگر تمہارے پاس آیا کریں تو ان کی خاطر تواضع کیا کرو۔ ماسٹر عبدالرحمان صاحب بی اے بھانبڑی بھی ہمارے پاس جایا کرتے تھے اور مفتی فضل الرحمان صاحب بھی کبھی کبھی جایا کرتے تھے"۔ کہتے ہیں کہ "میں نے حضرت مسیح موعود کی زبانی اکثر دفعہ سنا ہے کہ حضور فرمایا کرتے تھے کہ ہمارا سلسلہ سچا ہے۔ اس کو انشاء اللہ زوال نہ ہوگا۔ جھوٹ تھوڑے دن رہتا ہے اور سچ سدا رہتا ہے۔ کچھ زمیندار مہمان قادیان میں آگئے تھے۔ گرمیوں کے دن تھے۔ اس وقت صبح آٹھ بجے کا وقت ہوگا۔ حضرت صاحب نے باورچی سے پوچھا۔ کچھ کھانا ان کو کھلایا جائے۔ باورچی نے کہا کہ حضور رات کی بچی ہوئی باسی روٹیاں ہیں۔ حضور نے فرمایا۔ کچھ حرج نہیں ہے لے آؤ۔ چنانچہ باسی روٹیاں لائی گئیں۔ حضور نے بھی کھائیں اور سب مہمانوں نے بھی کھالیں۔ غالباً وہ مہمان قادیان سے واپس اپنے گاؤں اٹھوال کو جانے والے تھے۔ حضور نے فرمایا کہ باسی کھالینا سنت ہے"۔

(رجسٹر روایت رفقاء نمبر 4 صفحہ 106 روایت حضرت مستری اللہ دتہ صاحب۔ غیر مطبوعہ)

حضرت میراں بخش صاحب ولد میاں شرف الدین صاحب درزی گوجرانوالہ آبادی چاہ روڈا محلہ احمد پورہ لکھتے ہیں کہ "خاکسار نے حضرت اقدس مسیح موعود کی بیعت قریباً 1897ء یا 98ء میں کی۔ مگر اپنے والد صاحب سے کچھ عرصہ تک اس امر کا اظہار نہ کیا۔ آخر کب تک پوشیدہ رہ سکتا تھا۔ بھید کھل گیا تو والد صاحب نے خاکسار کو صاف جواب دے کر گھر سے نکال دیا۔ تو خاکسار نے خدا رازق پر توکل کر کے ایک الگ دوکان کرایہ پر لے لی۔ تنگدستی تو تھی ہی مگر دل میں شوق تھا کہ جس طرح بھی ہو سکے بموجب حیثیت حضرت اقدس کے لئے ایک پوشاک بنا کر اور اپنے ہاتھ سے سی کر حضور کی خدمت میں پیش کی جائے۔ اسی خیال سے مَیں نے ایک کرتہ ململ کا اور ایک سلوار لٹھے کی اور ایک کوٹ صرف سیاہ رنگ کا اور ایک دستار ململ کی خرید کر اور اپنے ہاتھ سے سی کر پوشاک تیار کر لی اور قادیان شریف کا کرایہ ادھر ادھر سے پکڑ پکڑا کر قادیان شریف پہنچ گیا۔ دوسرے روز جمعہ کا دن تھا۔ اس لئے خیال تھا کہ اگر ہو سکے تو یہ ناچیز اور غریبانہ تحفہ آج ہی حضور کی خدمتِ بابرکت میں پہنچ جائے تو شاید حضور جمعہ کی نماز سے پہلے ہی اس کو پہن کر اس غریب کے دل کو خوش کر دیں۔ غرض اسی سوچ بچار میں قاضی ضیاء الدین صاحب کی دکان پر پہنچ گیا اور ان کے آگے اپنی دلی خواہش کا اظہار کر دیا۔ وہ سنتے ہی کہنے لگے کہ چل میاں، میں تم کو حضور کی خدمت میں پہنچا دیتا ہوں۔ چنانچہ وہ اسی وقت اٹھ کر مجھے حضرت اقدس کی خدمت میں لے گئے۔ اس وقت حضور ایک تخت پوش پر بیٹھے ہوئے کچھ لکھ رہے تھے۔ اور خواجہ صاحب کمال الدین تخت پوش کے سامنے ایک چٹائی پر بیٹھے ہوئے تھے۔ ہم دونوں بھی وہاں خواجہ صاحب کے پاس بیٹھ گئے۔ خواجہ صاحب نے دریافت کیا کہ اس وقت کیسے آئے۔ قاضی صاحب نے میری خواہش کا اظہار کر دیا۔ خواجہ صاحب تھوڑی دیر خاموش رہ کر میری طرف مخاطب ہوئے اور کہا کیوں میاں! مَیں ہی تمہاری وکالت کر دوں۔ مَیں نے کہا یہ تو آپ کی بہت مہربانی ہوگی۔ اس پر خواجہ صاحب نے مجھ سے وہ کپڑے لے کر حضور کو پیش کر دیئے۔ اور ساتھ ہی یہ عرض بھی کر دی کہ حضور اس لڑکے کی خواہش ہے کہ حضور ان کپڑوں کو پہن کر جمعہ کی نماز پڑھیں۔ خواجہ صاحب کی یہ بات سن کر حضور نے کپڑے اٹھا کر پہننے شروع کر دیئے"۔ (مطلب یہ کہ فوری تو نہیں پہنے ہوں گے لیکن دیکھنے شروع کر دیئے) "لیکن جب کوٹ پہنا تو وہ تنگ تھا۔ تو مَیں نے عرض کی کہ حضور کوٹ بہت تنگ ہے۔ اگر اس کو اتار دیں تو میں اس کو کچھ کھول دوں۔ حضور نے کوٹ اتار کر مجھے دے دیا۔ میں جلدی سے اٹھ کر بازار میں آیا اور ایک درزی کی دوکان پر بیٹھ کر تھوڑا سا کوٹ کو کھولا اور خدمت میں پیش کیا۔ حضور نے کوٹ پہن لیا مگر ابھی بھی بٹن بند نہیں ہوتے تھے۔ مگر حضور نے کھینچ تان کر بٹن لگا لئے اور کچھ بھی خیال نہ کیا کہ یہ کپڑے حضور کے پہننے کے لائق بھی ہیں یا نہیں"۔

(رجسٹر روایات رفقاء نمبر 3 صفحہ 12 تا 14۔ روایت حضرت میاں میراں بخش صاحب۔ غیر مطبوعہ)

حضرت ماسٹر خلیل الرحمٰن صاحب چھبر جو ریاست جموں کے مولوی نیک عالم صاحب کے بیٹے تھے، لکھتے ہیں کہ 1929ء میں پینشن حاصل کی اور قادیان آ گیا۔ 1907ء کے جلسہ سالانہ میں حضرت مسیح موعود جب (۔) اقصیٰ میں تشریف لائے تو تمام (۔) پُر ہوگئی اور کوئی جگہ باقی نہ تھی۔ حضور کے ساتھ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب تھے۔ اُن کی بغل میں جائے نماز تھی۔ حضور نے حکم دیا کہ جوتیاں لوگوں کی ہٹا کر جائے نماز بچھادی جاوے جس پر شمال کی طرف ڈاکٹر صاحب مذکور اور ان کے بائیں طرف حضرت مسیح موعود اور حضور کے بائیں طرف عاجز راقم نے نماز پڑھی۔ الحمدللہ۔ اُس دن حضرت صاحب جری اللہ مسیح موعود کی تقریر سب تقریروں کے بعد تھی۔ یعنی کم از کم پانچ گھنٹے بعد حضور کی تقریر ہوئی تھی۔ پہلے مقررین کی تقریروں میں سے راقم نے کچھ نہیں سنا اور حضرت جری اللہ مسیح موعود کی پاک صورت اور مبارک چہرے پر میری نظر تھی اور میں زار زار رو رہا تھا۔ غالباً اس کی وجہ اب مجھے یہ معلوم ہوتی ہے کہ میں نے زندگی میں اس کے بعد حضور انور کو نہیں دیکھنا تھا۔ اس لئے اس روز راقم نے پانچ گھنٹہ حضور کے رُوئے مبارک کو ٹکٹکی باندھے دیکھا اور بخدا مجھے کسی کی تقریر کا کوئی حصہ یاد نہیں ہے اور اس عرصہ میں زار قطار رویا اور پرجوش محبت سے گریہ و بُکا کیا۔ الحمدللہ۔ پھر اپنے وقت پر حضرت اقدس سٹیج پر تشریف لے گئے اور سورہ الحمد شریف کی نہایت ہی لطیف اور لذیذ و پُر تاثیر تفسیر بیان فرمائی۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات رفقاء نمبر 4 صفحہ 136-125 روایت حضرت ماسٹر خلیل الرحمن صاحب۔ غیر مطبوعہ)

(آج برف پڑنے کی وجہ سے ٹریفک زیادہ تھا، اس لئے لیٹ ہوگیا، حالانکہ نکلا بھی پہلے تھا لیکن جمعہ شروع ہونے کے بعد اب دھوپ نکل آئی ہے۔ چلیں تھوڑی دیر آپ لوگ صبر سے انتظار کر لیں۔ وقت تو مَیں اگر پورا نہیں تو کم از کم زائد ضرور لوں گا۔)

حضرت غلام رسول صاحب چانگریاں تحصیل پسرور، ڈاکخانہ پھلورہ ضلع سیالکوٹ لکھتے ہیں کہ

"خاکسار خدا کے فضل و کرم سے حضرت مسیح موعود کے (رفقاء) میں داخل ہے۔ میں نے 1901ء میں یا 1902ء میں بیعت حضرت مسیح موعود کے ہاتھ پر کی تھی۔ اُس وقت حضور کی خدمت میں ایک ہفتہ رہا۔ اور ہم آپ کو جب آپ (۔) میں عموماً مغرب کی نماز کے بعد بیٹھتے تھے

دباتے تھے۔ یعنی ٹانگیں وغیرہ دبایا کرتے تھے۔ اور آپ ہم کو منع نہیں کرتے تھے۔ اور آپ کا چہرہ مبارک ایسا تھا کہ وہ شبہات جو مولوی ڈالتے تھے آپ کا چہرہ دیکھنے سے دور ہو جاتے تھے۔ چنانچہ مَیں نے سنا ہوا تھا کہ مہدی معہود کا چہرہ ستارے کی طرح چمکتا ہوگا اور مَیں نے ایسا ہی پایا۔ اور میرے سارے اعتراضات آپ کے چہرہ دیکھتے ہی حل ہو گئے۔ اور جب آپ پر کرم دین نے دعویٰ کیا تھا اور مجسٹریٹ چندولال کی عدالت میں دعویٰ تھا اور بہت شور تھا کہ حضرت مسیح موعود ضرور جیل میں جائیں گے اور حضرت مسیح موعود فرماتے تھے کہ لوگ یہ افواہ اٹھا رہے ہیں کہ میں جیل میں جاؤں گا۔ ہمارا خدا کہتا ہے تمہیں ایسی فتح دوں گا جیسے (۔) کو............ دی تھی اور وہ الفاظ آپ کے اب تک کانوں میں گونجتے ہیں"۔

(رجسٹر روایات رفقاء نمبر 3 صفحہ 111 روایت حضرت غلام رسول صاحب۔ غیر مطبوعہ)

حضرت رحمت اللہ صاحب احمدی پنشنر۔ سنگرور ریاست جیند لکھتے ہیں کہ "میرا نام رحمت اللہ خلف مولوی محمد امیر شاہ قریشی سکنہ موضع بیرمی ضلع لدھیانہ ہے۔ کہتے ہیں خدا نے اپنے فضل و رحم سے مجھے چن لیا۔ اور غلامی حضور سے سرفراز فرمایا ورنہ من آنم کہ من دانم۔ تفصیل اس کی یہ ہے: حضرت مسیح موعود نے چند ماہ لدھیانہ میں قیام فرمایا۔ میری عمر اس وقت قریباً سترہ اٹھارہ برس کی ہوگی اور طالب علمی کا زمانہ تھا۔ میں حضور کی خدمتِ اقدس میں گاہے بگاہے حاضر ہوتا۔ مجھے وہ نور جو حضور کے چہرہ مبارک پر ٹپک رہا تھا نظر آیا۔ جس کے سبب سے میرا قلب مجھے مجبور کرتا کہ یہ جھوٹوں کا منہ نہیں ہے۔............

(رجسٹر روایات رفقاء نمبر 3 صفحہ 59-58 روایت حضرت رحمت اللہ صاحب۔ غیر مطبوعہ)

حضرت مولوی فتح علی صاحب احمدی منشی فاضل دوالمیال ضلع جہلم کہتے ہیں کہ مَیں نے 1904ء میں بمعہ بال بچہ آ کر حضور مسیح موعود کے ہاتھ پر بیعت کی اور حضور کی حیاتِ مقدس میں ہر سال بمعہ بال بچہ ہی حضور کی خدمت اقدس میں یہاں پہونچتا رہا اور جب کبھی حضور باہر نماز کے لئے تشریف لاتے اور (۔) میں بیٹھتے تو ہم دوالمیال کی جماعت جو پانچ سات کس تھے پاس بیٹھتے۔ اور حضور کی زبان مقدس کے الفاظ سے فیض اٹھاتے اور چند دفعہ دعا کے لئے بھی عرض کی گئی تھی۔ اس وقت وہ چھوٹی سی (۔) جس میں پانچ چھ آدمی بصد مشکل کھڑے ہو سکتے تھے۔ پھر (۔) مبارک وسیع کی گئی۔ ایک دفعہ ہماری جماعت کے امام (۔) مولوی کرم داد صاحب نے عرض کی کہ حضور ہماری (۔) میں قدیم سے ایک امام سید جعفر شاہ صاحب ہیں۔ وہ حضور کے معتقد ہیں۔ وہ آپ کو مانتے ہیں لیکن غیروں کی بھی گاہ بگاہ جنازوں میں یا نمازوں میں اقتداء کرتے ہیں (مانتے تو ہیں لیکن غیروں کے پیچھے، مولویوں کے پیچھے نماز پڑھ لیتے ہیں)۔ تو میں نے عرض کی کہ وہ شخص یہاں تک معتقد ہے کہ ایک دفعہ مجھ سے اس نے خط لکھوایا اور یہ لفظ لکھوائے کہ میں حضور کے کتوں کا بھی غلام ہوں۔ اگر کسی وقت جہالت یا نادانی سے کمی بیشی ہو گئی ہو تو حضور فی سبیل اللہ معاف فرما دیں۔ تو حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ جب وہ اب تک دنیا کی لالچ یا خوف سے غیروں کے پیچھے نماز یا جنازہ پڑھتا ہے............ تو کب اس نے ہم کو مانا۔ آپ اس کے پیچھے نمازیں مت پڑھیں۔ درزی تھے، کہتے ہیں: مَیں نے اسی وقت حضرت (اماں جان) کے حکم سے اندر سے سلائی مشین منگوائی اور حضرت صاحبزادہ شریف احمد کا جو اس وقت آٹھ دس سال کے ہوں گے گرم کوٹ تیار کر رہا تھا اور اس طرح انہوں نے تیار کیا اور وہ کہتے ہیں کہ ہم کھیوڑہ سے آیا کرتے تھے تو ہماری عورتوں نے کہا کہ دس گیارہ میل ہمیں پیدل پہاڑی سفر کرنا پڑتا ہے، اس لئے ہم بستر نہیں لا سکتے۔ اس پر حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ حامد علی (حامد علی صاحب جو آپ کے خدمت گار تھے) دوالمیال والوں کو رضائیاں اور بستر دے دیا کرو۔

حضور کی برداشت کا ایک واقعہ لکھتے ہیں کہ کسی کو کوئی تکلیف ہوتی تھی تو ہم حضور سے دوائیاں وغیرہ بھی منگوا لیتے تھے۔ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ میرا لڑکا عبدالعزیز مرحوم جو سات آٹھ سال کا تھا جو میرے ساتھ بھی آتا رہا اور حضور کی درثمین کے اشعار نہایت خوش الحانی، خوش آوازی سے پڑھتا تھا (خوش الحانی سے پڑھا کرتا تھا)۔ جلسوں میں بھی اور حضور کے اندر بھی آ کر سناتا تھا۔ حضور اس سے بہت پیار کرتے تھے۔ دوالمیال والوں کی درخواستیں بھی یہی اندر میں حضور کو پہنچاتا تھا۔ ایک دفعہ محمد علی ولد نعمت نے ایک عرضی کسی خاص دعا کے لئے لکھ کر عبدالعزیز کو دی کہ حضور کو دے آؤ اور گھر جانے کی اجازت لے آؤ۔ چونکہ ابھی سویرا ہی تھا اور حضور نماز فجر کے بعد رضائی اوڑھ کر بمعہ بچوں کے لیٹے ہوئے تھے۔ یہ بھی بچہ تھا۔ اس قدر ادب اور احترام کو نہیں سمجھتا تھا کہ حضور آرام کر رہے ہیں۔ (حضرت مسیح موعود بعض دفعہ، بلکہ اکثر نمازِ فجر کے بعد آرام کیا کرتے تھے) یہ بچہ اندر گیا اور فوراً حضور کے چہرۂ مبارک سے رضائی اٹھا لی اور وہ رُقعہ دیا اور ساتھ اجازت جانے کی بھی مانگی۔ لکھتے ہیں قربان ہوں میرے ماں باپ کہ ذرا بھی حضور کے چہرہ مبارک پر ملال نہ آیا کہ ارے بیوقوف! ہم کو بے آرام کر دیا بلکہ پیار سے کہا کہ اچھا اجازت ہے۔ یہ تھے حضور کے اخلاق فاضلہ جس نے تمام مخلوقات کو اپنا گرویدہ بنا لیا۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات رفقاء نمبر 3 صفحہ 73-72 روایت حضرت مولوی فتح علی صاحب۔ غیر مطبوعہ)

حضرت بہاول شاہ صاحب ولد شیر محمد صاحب جو انبالہ کے تھے، لکھتے ہیں کہ اس عاجز کو اللہ تعالیٰ نے اپنے مسیح و مہدی سے کیونکر ملایا اور مل کر ان سے کیا فیض حاصل ہوا، اس کے متعلق خاص حالات ہیں۔ میں اپنے وَحْدَہٗ لَاشَرِیْک خدا کو حاضر ناظر جان کر جس کے آگے جھوٹ بولنا کفر و ضلالت اور جہنم حاصل کرنا ہے، بیان کرتا ہوں کہ مجھے خدا کے فضل سے دین کے ساتھ بچپن سے ہی محبت تھی۔ تقریباً 30 سال کی عمر میں ایک سنت نبوی پر عمل کرنے اور اس میں کچھ کج روی پیدا ہونے کے باعث ایک فوجداری مقدمہ تین سال تک رہا جس میں تنگی و تکلیف کی کوئی حد نہ تھی۔ میرے سے زیادہ گاؤں والوں کو تکلیف تھی کیونکہ اس کج روی کا وہی باعث تھے۔ بچپن ہی سے مجھے کسی سچے رہبر و راہنما کی دل میں خواہش تھی۔ کئی بزرگوں کی طرف نظر تھی دل کو اطمینان نہ تھا۔ آخر میاں جی امام الدین صاحب چک لوہٹوی کی معرفت جو میرے استاد اور مولوی عبدالحق صاحب کے جو اس وقت زندہ، لیکن مسیح موعود سے منحرف ہیں کے والد تھے (جو اس وقت زندہ ہیں لیکن مسیح موعود کو نہیں مانا، ان کے والد تھے) یعنی عبدالحق کے والد تھے۔ جو میرے احمدی ہونے کے بعد احمدی ہو کر فوت ہوئے۔ یعنی بیٹا احمدی نہیں ہوا۔ والد احمدی ہوئے لیکن ان کے بعد۔ ان کے بارے میں کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو غریق رحمت کرے۔ کہتے ہیں کہ مسیح موعود کے دعاوی کی نسبت باتیں سننے میں آتیں اور فرمایا کرتے کہ زمانہ امام کو چاہتا ہے اور واقعی مرزا صاحب سچے امام ہیں۔ لوگ ان کو برا کہتے ہیں۔ میری طرف اور مولوی عبدالحق صاحب کی طرف مخاطب ہو کر فرماتے کہ دیکھنا تم ان کو کبھی برا نہ کہنا۔ جب مولوی محمد حسین دہلی میں مولوی نذیر حسین صاحب کے پاس حضرت مسیح موعود پر کفر کا فتویٰ لگانے کے لئے گئے تھے۔ اس وقت میں اور مولوی عبدالحق ،مولوی نذیر حسین کے پاس تعلیم حاصل کرنے کے لئے دہلی ہی میں تھے۔ مَیں تو چھ، سات ماہ کے بعد واپس اپنے استاد کی خدمت میں چک لوہٹ حاضر ہو گیا لیکن مولوی عبدالحق صاحب دہلی میں پڑھتے رہے۔ مولوی محمد حسین نے دہلی سے واپس آ کر ہمارے اردگرد کے گاؤں میں حضرت صاحب کو لوگوں سے کافر کہلوانے کی خاطر دورہ شروع کیا۔ میاں جی امام الدین صاحب کے پاس بھی پہنچے لیکن انہوں نے ہرگز برا نہ کہا اور یہ جواب دیا کہ آپ نے جو کفر کا محل تیار کیا ہے اس میں میرے لئے اینٹ لگانے کو کونسی جگہ خالی ہے۔ آپ عالم ہیں۔ آپ ہی کو مبارک ہو۔ آخر محمد حسین ناامید ہو کر چلا گیا۔

مجھے منشی عبداللہ صاحب سنوری جو حضرت مسیح موعود کے سچے خادم تھے اور ان کا ذکر خیر اکثر مسیح موعود نے اپنی کتابوں میں نہایت خوبی سے کیا ہے، اُن سے محبت تھی۔ جب مقدمہ نے

زیادہ طول پکڑا تو مولوی عبداللہ صاحب سنوری اور مولوی عبدالحق صاحب نے حضور مسیح موعود کی خدمت میں دعا کروانے کے لئے بھیجا۔ جب مَیں بٹالہ سے چلا اور لوگوں سے مسیح موعود کی نسبت حالات دریافت کرنے شروع کئے تو جو بھی ملتا وہ یہی کہتا کہ وہاں مت جاؤ۔ وہ ایسے ہیں ویسے ہیں۔ مولوی برا کہتے ہیں تم بھی برے یعنی کافر ہو جاؤ گے۔ مگر مَیں ان کو کہتا کہ اب تو مَیں آ گیا ہوں جو بھی خدا کرے۔ اگر سچ ہوا پھر تو میں خدا کے فضل سے مولویوں سے ہرگز نہیں ڈرتا۔ آخر میں 11 ؍ستمبر 1898ء کو دارالامان پہنچا۔ تھوڑا سا دن باقی تھا۔ حضور مسیح موعود مبارک کے اوپر تشریف فرما تھے۔ حضرت خلیفہ اول مولوی عبدالکریم صاحب مفتی صادق صاحب اور اور بھی چند (۔) خدمت میں حاضر تھے۔ ایک مولوی عبدالقادر صاحب مرحوم لدھیانوی سیڑھیوں کے قریب (۔) مبارک کے اوپر کھڑے تھے۔ یہ مولوی عبدالحق صاحب کے صرف ونحو کے استاد تھے اور مجھ سے بھی واقف تھے۔ وہ بڑی خوشی اور تپاک سے مجھ سے ملے اور مجھے انہیں دیکھ کر بڑی خوشی حاصل ہوئی۔ انہوں نے فرمایا کہ تم بیعت کرنے کے لئے آئے ہو۔ مَیں نے کہا۔ دعا کروانے کے لئے آیا ہوں۔ پھر فرمایا کہ تم مولویوں سے ڈرتے ہو۔ مَیں نے کہا نہیں۔ مولویوں سے تو نہیں ڈرتا۔ حضور کی سچائی تو مجھے حضور کے چہرہ مبارک کو دیکھنے سے ہی ظاہر ہوگئی کہ یہ منہ جھوٹ بولنے والا نہیں ہے۔ اتنے میں سورج غروب ہونے کے قریب چلا گیا۔ ایک اور شخص کئی روز سے حضور کی خدمت میں بیعت کے لئے آیا ہوا تھا۔ اس نے عرض کیا کہ حضور میری بیعت لے لیں۔ میں نے گھر کو واپس جانا ہے۔ حضور نے جواب فرمایا کہ ٹھہرو، خوب تسلی کرنی چاہئے۔ پھر اور باتوں میں مشغول ہو گئے۔ مولوی عبدالقادر صاحب نے میری نسبت حضور کی خدمت میں خود ہی عرض کیا کہ یہ شخص بیعت کرنا چاہتا ہے۔ حضور اسی وقت جو کسی قدر اونچے بیٹھے تھے، نیچے ہو کر بیٹھ گئے اور فرمایا کہ آؤ جس نے بیعت کرنی ہے (وہ شخص تو پہلے ہی پاس بیٹھا تھا جو پہلے بیعت کرنا چاہتا تھا)۔ میں سیڑھیوں پر سے کھڑا حضور کی طرف چلا۔ دو تین ہاتھ کے فاصلہ پر رہا تو میرے دل پر ایسی کشش ہوئی جیسے کوئی رسّہ پا کر اپنی طرف کھینچتا ہے۔ میری چیخیں نکل گئیں اور بے اختیار ہو کر حضور کے پاس بیٹھا۔ اور خوشی سے حضور کے ہاتھ میں ہاتھ دیئے اور ہم دونوں شخصوں نے بیعت کی اور بعد میں حضور سے مقدمہ کے بارے میں دعا کے لئے عرض کی۔ حضور نے دعا فرمائی اور میں اس کے بعد دس دن وہاں ٹھہرا۔ کہتے ہیں کہ حضور سے اور قادیان سے ایسی محبت ہوگئی کہ واپس گھر جانے کو جی نہ چاہتا تھا۔ قادیان بالکل بہشت کا نمونہ دکھائی دیتا تھا۔ یہاں ہر وقت سوائے خدا کے ذکر کے دنیا کے ذکر وفکر کی آواز تک سنائی نہ دیتی تھی۔ ہر طرف سے سلاماً سلاماً کی آواز آتی تھی۔ میرے سارے غم واندوہ دور ہو گئے۔ اس وقت حضور پر قتل کا جھوٹا مقدمہ جو پادریوں کی سازش سے ایک لڑکے کے ذریعہ تھا چل رہا تھا یا چل چکا تھا۔ اس کے بعد کہتے ہیں کہ مَیں اجازت لے کر پھر آ گیا لیکن کہتے ہیں کہ بیعت کرنے پر میری حالت بالکل تبدیل ہوگئی۔ خدا کے ساتھ ایسی محبت اور عشق پیدا ہو گیا کہ رات دن سوائے اُس کے ذکر کے سونے کو بھی دل نہ چاہتا تھا۔ اگر سوتا تھا تو دھڑ دھڑا کر (یعنی گھبرا کر) اٹھتا تھا جیسے کوئی اپنے پیارے سے علیحدہ ہو گیا ہوتا ہے۔ میرے دل کی عجیب حالت تھی۔ گاہ گاہ ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے کوئی دل کو پکڑ کر دھوتا ہے۔ خشوع خضوع ہر روز بڑھتا جاتا تھا۔ یہ حضور کی توجہ کا اثر تھا۔ ایک دن خشوع کی حالت میں ایسا معلوم ہوا کہ میرا دل چیرا گیا اور اس کو دعا کر کے دھو دیا گیا اور ایک نئی روح اس میں داخل ہوگئی ہے۔ جسے روح القدس کہتے ہیں۔ میری حالت حاملہ عورت کی طرح ہو گئی۔ مجھے اپنے پیٹ میں بچہ سا معلوم ہوتا تھا۔ میرا وجود ایک لذت سے بھر گیا اور نورانی ہو گیا اور نور سینے میں دوڑتا معلوم ہوتا تھا۔ ذکر کے وقت زبان میں ایسی لذت پیدا ہوتی تھی جو کسی چیز میں وہ لذت نہیں۔ میرے پیچھے نماز پڑھنے والوں کو بھی نمازوں میں بہت لذت آتی تھی۔ اور خوش ہو کر کہتے تھے کہ کیسی اچھی نماز پڑھائی ہے۔ یہ حالت اصل میں میری حالت نہ تھی بلکہ مسیح موعود کی حالت کا نقشہ تھا۔ مقدمہ تو خدا کے فضل اور حضرت مسیح موعود کی دعاؤں سے میرے دارالامان ہوتے ہی جاتا رہا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود تک پہنچانے کا یہ سبب بنایا تھا جس کے ذریعہ اپنے ناچیز بندے کو آسمانوں کی سیر کرائی اور اپنے دیدار سے مشرف فرمایا۔ مَیں مسیح موعود کی کتابوں اور مخالفوں کی کتابوں کو لے کر اکیلا (بیت) میں بیٹھتا اور خوب غور سے سب کا مطالعہ کرتا۔ حضرت مسیح موعود کے دلائل کو قرآن شریف کی آیتوں کے مطابق پاتا۔ ایک دن میں ایک مخالف کی کتاب دیکھ رہا تھا اور دل میں حیران ہو رہا تھا کہ یہ کیسے عالم ہیں جو ایسی کتابیں لکھ رہے ہیں۔ یہ خیال آتے ہی نیند آ گئی اور سو گیا اور الہام ہوا۔........... یہ الہام میرے دل پر ایسا داخل ہوا جیسے کوئی چیز نالی کے راستے داخل ہوتی ہے۔ دل پر آتے ہی زبان پر جاری ہو گیا۔ اور اس الہام کے یہ معنی سمجھائے گئے کہ یہ عالم (یہ مولوی لوگ جو ہیں) ایک ایسی قوم ہیں جب ان کے پاس ڈرانے والی قوم آئی۔ یعنی............، تو یہ تعجب ہی کرتے رہے ہیں۔ مَیں اپنے الہاموں اور خوابوں کو حضرت مسیح موعود کی خدمت میں لکھتا رہتا تھا۔ جب کوئی کسی قسم کا اعتراض مسیح موعود پر کرتا، اس کے جواب کے لئے جھٹ قرآنِ شریف کی آیت میرے سامنے آ جاتی اور میں قرآن شریف سے اس کا جواب دیتا۔...........

(ماخوذ از رجسٹر روایات رفقاء نمبر 4 صفحہ 107 تا 112 روایت حضرت بہاول شاہ صاحب۔ غیر مطبوعہ)

حضرت مدد خان صاحب جو انسپکٹر بیت المال قادیان بھی تھے، کشمیر کے رہنے والے تھے۔ 1896ء میں بیعت، 1904ء میں زیارت۔ کہتے ہیں کہ اے میرے پیارے خدا! کہ میں تیرے پاک نبی کے حالات لکھنے لگا ہوں تو اس میں برکت ڈال۔ اس میں کوئی بناوٹی بات نہ لکھی جائے۔ اپنی تحریر میں لکھتے ہیں کہ ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ 1904ء میں جبکہ کرم دین کے ساتھ مقدمہ تھا گورداسپور میں چندولعل کی عدالت میں اپنی طرف سے وکیل خواجہ کمال الدین صاحب تھے۔ اور کرم دین کی طرف سے مول راج و نبی بخش وکیل تھے قادیان سے خاکسار، سید احمد نور صاحب اور حافظ حامد علی صاحب گڈے پر کتابیں لے کر گورداسپور پہنچے۔ تو دیکھا کہ ڈاکٹر محمد اسماعیل صاحب کڑیانی والے بہت ہی بگڑے ہوئے ہیں۔ مَیں نے پوچھا کہ ڈاکٹر صاحب آپ کو اتنی گھبراہٹ کیوں ہے؟ فرمایا بھائی صاحب! مجھ کو اس واسطے گھبراہٹ ہے کہ مَیں نے سنا ہے کہ یہاں پر یہ مشورہ کیا گیا ہے کہ حضور کو ضرور ہی حوالات میں دیا جائے چاہے پانچ منٹ کے واسطے ہی کیوں نہ ہو۔ مگر ضرور ہی آپ کو حوالات میں دیا جائے۔ چندولعل نے یہ پختہ ارادہ کر لیا ہوا ہے۔ مجھ کو یہ خبر ایک بڑے افسر نے دی ہے۔ میں نے ڈاکٹر صاحب کو کہا کہ اب آپ کیا چاہتے ہیں۔ کیا کرنا چاہئے۔ ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ کوئی ثواب کا کام کرے حضور کو یہ پیغام پہنچا دے کہ آپ گورداسپور نہ آئیں۔ بیماری کا سرٹیفکیٹ لے لیں۔ اگر سو روپیہ بھی خرچنا پڑے تو خرچ کر دیں۔ مَیں خود ادا کر دوں گا۔ مَیں نے ڈاکٹر صاحب کو کہا کہ کیا حضور جھوٹا سرٹیفکیٹ لیں؟ ڈاکٹر صاحب نے کہا بھائی صاحب! اگر کسی نے ثواب لینا ہے تو لے۔ میں نے کہا کہ کیا اسی وقت کوئی جائے؟ کہا ہاں۔ اس کے بعد مَیں نے کہا آپ مجھ کو لالٹین لے دیں۔ مَیں ابھی رات رات ہی چلا جاتا ہوں۔ ڈاکٹر صاحب نے اسی وقت مجھے لالٹین دی۔ میں گورداسپور سے قادیان کو روانہ ہوا اور رستے میں مجھے دو آدمی بھی مل گئے۔ شیخ حامد علی صاحب اور منشی عبدالغنی صاحب۔ دو بجے ہم (۔) مبارک پہنچے۔ حضرت مسیح موعود باہر تشریف لائے جب ہم نے آواز دی۔ تو السلام علیکم بعد میں نے عرض کیا۔ ڈاکٹر اسماعیل صاحب کی بہت ہی بری حالت ہے انہوں نے یہ پیغام دے کر مجھے واپس بھیجا ہے۔ تو حضور نے فرمایا کہ چکروں کی بیماری تو مجھے پہلے ہی ہے اور سرٹیفکیٹ لینے کا ارادہ تو میرا پہلے ہی تھا مگر (اب جو پیغام دیا اور روکا ہے) اب تو میں گورداسپور ہی جا کر سرٹیفکیٹ حاصل کروں گا۔ اب یہاں نہیں رکوں گا۔ خوف والی کوئی بات نہیں۔ آپ نے اندر سے میرے واسطے رضائی بھجوائی۔ مَیں سو گیا۔ تھکا ہوا تھا۔ اور حضرت مسیح موعود گورداسپور روانہ ہو گئے۔ وہاں قادیان میں رُکے نہیں۔ خیر ایک لمبی کہانی ہے۔ کہتے ہیں مَیں سویا رہا۔ اس کے بعد مجھے لوگوں نے روکا بھی کہ اب تم نہ جاؤ۔ حضرت مسیح موعود روانہ ہو چکے ہیں بلکہ پہنچ بھی گئے ہوں گے۔ لیکن جب

میری آنکھ کھلی اس کے بعد میں تیار ہو کے دوبارہ پیدل چل پڑا۔ جبکہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا تھا کہ اب یہ پیدل نہ آئے بلکہ ٹانگے پر بھیجنا۔ بہرحال کہتے ہیں رستے میں میری بہت بری حالت ہو گئی۔ مجھے بخار بھی چڑھ گیا اور لوگوں نے مجھے صحیح روکا تھا کہ نہ جاؤ۔ یہ تمہارا تیسرا چکر ہے۔ تھکے ہوئے ہو گے اور تمہیں سختی کی عادت بھی نہیں ہے۔ لیکن بہرحال کہتے ہیں مَیں وہاں پہنچ گیا۔ شام کے وقت اس مکان میں پہنچا جہاں حضور ٹھہرے ہوئے تھے تو دروازے کے اندر ابھی داخل ہی ہوا تھا کہ میرے کان میں آواز آئی کہ کیا مدد خان کو بھی یکے پر بٹھا کر لے آئے تھے یا نہیں۔ تو یہ آواز میرے کان میں آ گئی۔ جیسے کوئی سویا ہوا جاگ اٹھتا ہے اسی طرح میں بھی یہ آواز سن کر جاگ اٹھا۔ جب میں صحن میں پہنچا تو کسی دوست نے آواز دی کہ حضور مدد خان آ گیا ہے۔ مَیں نے بھی جا کر حضور کو السلام علیکم عرض کیا۔ حضور نے جھٹ اپنا دستِ مبارک آگے کیا۔ میرے ہاتھ کو پکڑ کر فرمانے لگے۔ جزاک اللہ۔ یہ بہت ہی بڑے بہادر ہیں یہ ان کا تیسرا چکر ہے۔ (یعنی قادیان اور گورداسپور کے درمیان) حضور نے میرا ہاتھ اپنے ہاتھ مبارک میں یہاں تک پکڑا تھا۔ مجھے محسوس ہوا کہ گویا کہ میں گورداسپور سے کبھی قادیان گیا ہی نہیں۔ یا تو میری حالت نیند و تھکان سے سخت مضطرب ہو رہی تھی کہ کسی کے ساتھ بولنے کو بھی دل نہیں کرتا تھا اور بدن میں بخار ہو رہا تھا۔ مگر خدائی نشان خدا کے مرسل نے اس خاکسار کا ہاتھ نہ چھوڑا جب تک کہ میں نے محسوس کیا کہ میری تھکان بالکل اتر گئی ہے۔ چند منٹ پہلے میں مردہ تھا۔ حضور کا دستِ مبارک میرے ہاتھ کو لگتے ہی میری کوفت اتر گئی۔ تھکان دور ہوئی۔ بدن ہلکا پھلکا ہو گیا۔ اور کوئی بھی تکلیف باقی نہ رہی۔ یہ کیا بات ہے! یہ تو حضور ہی کی کوئی کرامت ہے۔ مجھ کو اس وقت یہ خیال ہوا کہ مان لیا بھوک اور پیاس کسی خوشی سے دور ہو سکتی ہے۔ مگر یہ کوفت، تھکان، نیند کا غلبہ حضور کے دستِ مبارک کے چھونے سے دور ہو گئے۔ یہ حضور کی ہی کرامت نہیں تو اور کیا ہے۔ مجھ مردہ میں گویا روح آ گئی۔ حضور نے میرا ہاتھ نہیں چھوڑا جب تک کہ ہر قسم کی تکلیف خاکسار کی دور نہ ہو گئی۔ اس سے پیشتر میرا جسم پتھر تھا۔ ہلنا دشوار تھا۔ میرے خیال میں مردہ کو زندہ کرنا اسی کو کہتے ہیں۔ مَیں نے محسوس کیا کہ گویا مَیں گورداسپور گیا ہی نہیں تھا۔ حضور نے حکم دیا کہ کھانا لاؤ۔ خاکسار کو بھی حضور نے ساتھ ہی بٹھا لیا۔ مَیں نے حضور کے ساتھ کھانا کھایا۔ یہ حضور کی مہربانی اور خاص شفقت تھی۔ میری کوشش ہوتی تھی کہ میرا نام کسی طرح حضور کے منہ پر چڑھ جائے اور حضور میرا نام لیں۔ اور یہ مختلف مواقع بیان کئے ہیں کہ اس طرح موقعے پیدا ہوتے رہے حضور میرا نام لیتے رہے اور ذاتی طور پر مجھے جانتے تھے۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات رفقاء نمبر 4 صفحہ 82 تا 87 روایت حضرت مدد خان صاحب۔ غیر مطبوعہ)

تو یہ ان بزرگوں کے واقعات ہیں جو مَیں پہلے بھی ایک دو دفعہ سنا چکا ہوں۔ وقتاً فوقتاً بیان کرتا ہوں کہ خاص طور پر اُن خاندانوں کو جن کے بزرگ ہیں، یہ یاد رہے کہ اُن بزرگوں کے کس قدر ہم پر احسان ہیں۔ ورنہ شاید آج بہت سوں میں اتنی جرأت نہ ہوتی کہ حق کو اس طرح قبول کر لیتے جس جرأت سے اُن بزرگوں نے قبول کیا۔ پس ان بزرگوں کی نسلوں کو بہت زیادہ اپنے بزرگوں کے لئے دعائیں بھی کرنی چاہئیں اور پھر ساتھ ہی اپنے ایمان کی ترقی اور استقامت کے لئے بھی دعائیں کرنی چاہئیں۔ نیز ان بزرگوں کا حضرت مسیح موعود سے جو تعلق تھا اس کو سامنے رکھتے ہوئے، اُن کے نمونوں پر، ان کے نقش قدم پر چلنے کی ہمیشہ کوشش کرنی چاہئے۔ وہ لوگ ایسے تھے جن میں سے بعض میں علم کی کمی بھی تھی لیکن علمی اور روحانی پیاس بجھانے کے لئے وہ لوگ ایک تڑپ رکھتے تھے جو انہوں نے بجھائی اور ایک سچے عاشق ثابت ہوئے۔ اور اسی طرح انہوں نے اللہ تعالیٰ سے بھی تعلق پیدا کیا، جیسا کہ بعض واقعات میں ابھی سنا۔ پس یہ وہ محبت اور وفا کے نمونے ہیں جو آگے نسلوں کو بھی قائم رکھنے چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اللہ تعالیٰ کی خاطر محبت اور وفا کے ان نمونوں کو قائم رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

دِل کی لذت

لذتیں بکھری ہوئی ہیں شش جہت میں ہر طرف
ذوق گر تجھ میں نہیں تو ان کا انکاری نہ ہو
غور کر تیرے ہی اندر کوئی بیماری نہ ہو

ان گِنت خوش کُن نظاروں سے سجی ہے کائنات
گر نہیں نُورِ بصارت ، تو یہ سب بے کار ہے
نغمگی ہے چار سُو کانوں کی لذت کے لئے
گر نہ ہو حُسنِ سماعت سرُ بھی اک آزار ہے
لذتیں ہیں بے پناہ کام و دہن کے واسطے
فائدہ کیا ذائقے کی حسِ اگر بیمار ہے
ریشمی نرمی ہو یا ہو کُھردرا پن، جو بھی ہو
حسِ نہ گر پوروں میں ہو ، تو جاننا دُشوار ہے
لذتِ خُوشبو گلاب و یاسمن کی کیا کہوں
سونگھنے کی حسِ نہ ہو تو اس سے بھی انکار ہے

اس سے بڑھ کر ہیں خیال و فکر کی بھی لذتیں
عشق میں رُخسار و لب کے ذِکر کی بھی لذتیں
اُلجھے عُقدے ، گتھیوں کو کھولنے کی لذتیں
خامشی کی لذتیں ہیں ، بولنے کی لذتیں

قیصری کی لذتیں ہیں ، خُسروی کی لذتیں
دُوسری جانب ہیں عشق و دلبری کی لذتیں
مال و جاہ کی لذتیں ہیں ، افسری کی لذتیں
ظالموں کو ظلم میں غارت گری کی لذتیں
ایک اِک حسِ کے لئے بے شک جُدا ہیں لذتیں
ریت کے ذروں سے بھی جگ میں سوا ہیں لذتیں

دِل کی لذت ہے، مگر اُس یار کی پہچان میں
اِک سرورِ بے کراں دلدار کی پہچان میں
نُور جس دل میں نہ ہو، وہ جان سکتا ہی نہیں
بے نشاں محبوب کو وہ مان سکتا ہی نہیں
عقل کے جلتے ہیں پر، اس کو سمجھ آتی نہیں
دل کی لذت ظاہری حسِ میں سما پاتی نہیں

ذوق بِن عرشی مگر ادراک ہوتا ہے کہاں
جِس نے چکھا یہ مزہ، راتوں کو سوتا ہے کہاں

ا۔ع۔ ملک

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم عطاء اللہ صاحب معلم وقف جدید مصطفیٰ فارم ضلع عمرکوٹ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے مورخہ 14 جنوری 2011ء کو جماعت مصطفیٰ فارم ضلع عمر کوٹ کے بچوں نعمان احمد ابن مکرم بشارت احمد صاحب، دانش احمد ابن مکرم شرافت علی صاحب، صداقت احمد ابن مکرم شرافت علی صاحب، اسامہ لطیف ابن مکرم لطیف احمد صاحب، توصیف احمد ابن مکرم محمد صادق احمد صاحب، علی گوہر ابن مکرم ذاکر حسین صاحب کی تقریب آمین منعقد ہوئی۔ محترم مبشر احمد رند صاحب انسپکٹر تربیت وقف جدید نے بچوں سے قرآن پاک کے مختلف حصص سنے۔ مکرم چوہدری محمد یحییٰ صاحب صدر جماعت مصطفیٰ فارم نے بچوں کو نقد انعامات سے نوازا اور آخر میں دعا کروائی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب بچوں کے دلوں میں قرآن پاک کی محبت پیدا کر دے اور ان کے سینوں کو نور قرآن سے منور فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم نصیر احمد صاحب کارکن روزنامہ الفضل تحریر کرتے ہیں۔

تفرید احمد عمر دو سال ابن مکرم وحید احمد صاحب نصیر آباد رحمٰن کے کولہے میں سائیکل گر جانے کی وجہ سے فریکچر ہو گیا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم حافظ احمد انور صاحب مربی سلسلہ کلرکہار تحریر کرتے ہیں۔

میرے والد محترم قریشی محمد انور صاحب نائب ناظر مال آمد کا 16 جنوری 2011ء کو بائی پاس آپریشن کامیابی سے ہو گیا ہے۔ ایک ہفتہ I.C.U میں رہنے کے بعد اب گھر آ گئے ہیں۔ ابھی کمزوری کافی ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے مکمل آرام کا مشورہ دیا ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنا رحم فرماتے ہوئے کامل شفاء بخشے اور صحت والی فعال زندگی عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم عتیق احمد صاحب گوندل سیکرٹری اصلاح وارشاد جماعت احمدیہ سیالکوٹ شہر تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بھائی مکرم رفیع احمد صاحب گوندل سیکرٹری وقف نو سیالکوٹ شہر کی اہلیہ محترمہ تسنیم رفیع صاحبہ مورخہ 22 جنوری 2011ء کو 40 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ بوقت وفات ڈسکہ ضلع سیالکوٹ میں اپنے بھائی مکرم الیاس الملک کے گھر بوجہ شرکت شادی موجود تھیں۔ نماز جنازہ وتدفین احمدیہ قبرستان ڈسکہ میں ہوئی۔ نماز جنازہ مکرم عرفان احمد ہاشمی صاحب مربی سلسلہ نے پڑھائی اور تدفین کے بعد دعا کروائی۔ مرحومہ خوش اخلاق، ملنسار، ہر ایک سے پیار و محبت کا سلوک کرنے والی تھیں۔ اور ہمارے سارے خاندان کی عزت واحترام کرنے والی اور ہر دلعزیز اور مقبول تھیں۔ ہمارے والدین کی نہایت اعلیٰ رنگ میں خدمت کی توفیق پائی۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور تمام پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

خصوصی تعلیم کے لئے واقفین کا انتخاب

یکم فروری 1945ء کو حضرت مصلح موعود نے دارالواقفین کے تمام ممبران کو قصر خلافت میں شرف باریابی بخشا۔ ازاں بعد حضور نے 22 واقفین کو بیرونی ممالک میں بھجوانے اور 9 واقفین کو تفسیر، حدیث، فقہ اور فلسفہ ومنطق کی اعلیٰ تعلیم دلانے کے لئے منتخب فرمایا تاوہ سلسلہ کے بزرگ علماء کے قائم مقام بن سکیں۔

حصول تعلیم خاص کے لئے مندرجہ ذیل واقفین منتخب کئے گئے۔

مولوی نورالحق صاحب (تفسیر)۔ ملک سیف الرحمٰن صاحب (فقہ)۔ مولوی محمد صدیق صاحب (حدیث)۔ مولوی محمد احمد صاحب جلیل (حدیث)۔ مولوی محمد احمد صاحب ثاقب (فقہ)۔ مولوی غلام باری صاحب سیف (حدیث)۔ حکیم محمد اسماعیل صاحب (منطق و فلسفہ)۔ حافظ بشیرالدین عبیداللہ صاحب (تفسیر)۔ ملک مبارک احمد صاحب (منطق وفلسفہ)

ازاں بعد مولوی خورشید احمد صاحب شاد بھی اس زمرہ میں شامل کر لئے گئے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے آپ کو حدیث شریف کی خصوصی تعلیم کا ارشاد فرمایا۔

مندرجہ بالا واقفین مئی 1947ء میں فارغ التحصیل ہوئے جس کا ذکر خود حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے 6 جون 1947ء کے خطبہ جمعہ میں کیا۔ چنانچہ فرمایا:۔

”مجھے کئی سال سے یہ فکر تھا کہ جماعت کے پرانے علماء اب ختم ہوتے جا رہے ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ جماعت کو یکدم مصیبت کا سامنا کرنا پڑے اور جماعت کا علمی معیار قائم رہ نہ سکے۔ چنانچہ اس کے لئے میں نے آج سے تین چار سال قبل نئے علماء کی تیاری شروع کر دی تھی۔ کچھ نوجوان تو میں نے مولوی صاحب (یعنی حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب۔ ناقل) سے تعلیم حاصل کرنے کے لئے مولوی صاحب کے ساتھ لگا دیئے اور کچھ باہر بھجوا دیئے تا کہ وہ دیوبند وغیرہ کے علماء سے ظاہری علوم سیکھ آئیں۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کی مشیت اور قدرت کی بات ہے کہ ان علماء کو واپس آئے صرف ایک ہفتہ ہوا ہے۔ جب وہ واپس آ گئے تو مولوی صاحب فوت ہو گئے“۔

(الفضل 11 جون 1947ء ص5)

حضرت اقدس نے مرکز میں ان واقفین کو واپسی پر ان کو دوسرے واقفین کے پڑھانے پر مقرر فرما دیا۔

ان علماء نے ایک لمبا عرصہ مختلف میدانوں میں جماعت کی بھرپور خدمت کی ہے اور اب ان کے شاگردوں کے ذریعہ یہ سلسلہ جاری ہے۔

خریداران الفضل متوجہ ہوں!

بیرون از ربوہ خریداران الفضل کو چندہ الفضل ختم ہونے پر جب یاددہانی کی چٹھی ملے تو چندہ کی ادائیگی کی طرف توجہ فرمائیں اور نمائندہ مینیجر الفضل کا انتظار نہ کریں۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

چپ بورڈ، پلائی ووڈ، ویز بورڈ، لیمینیشن بورڈ فلش ڈور، مولڈنگ، کیلئے تشریف لائیں۔
فیصل پلائی ووڈ اینڈ ہارڈ ویئر سٹور
145 فیروز پور روڈ جامعہ اشرفیہ لاہور
فون: 042-7563101 طالب دعا: فیصل خلیل خاں
موبائل: 0300-4201198 قیصر خلیل خاں

ڈیلر: سی آر سی شیٹ اور کوائل
الرحیم سٹیل
139۔ لوہا مارکیٹ لنڈا بازار۔ لاہور
فون آفس: 042-7653853-7669818 فیکس: 042-7663786
Email:alraheemsteel@hotmail.com

کامیاب علاج ۔ ہمدردانہ مشورہ
دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
نوجوانوں کے امراض ونفسیاتی بیماریاں
عورتوں کی مرض اٹھرا، بچوں کا چھوٹی عمر میں فوت ہو جانا
بے اولاد مردوں اور عورتوں کا کامیاب علاج
1954 NASIR ناصر 2011
دنیائے طب کی خدمات کے 57 سال
حکیم میاں محمد رفیع ناصر
مطب ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار۔ ربوہ
047-6211434
6212434
FAX: 6213966

تحقیق وتجربہ اور کامیابی کے 53 سال
ڈیڑھ صد سے زائد مفید اور مؤثر دوائیں
مرض اٹھراء، اولاد نرینہ، امراض معدہ وجگر، نوجوانوں اور شادی شدہ جوڑوں کے امراض۔
بفضلہ تعالیٰ لاکھوں مریض شفاء پا چکے ہیں۔
اطباء وسٹاکسٹ فہرست ادویہ طلب کریں
1958-2010
حکیم شیخ بشیر احمد ایم۔ اے۔ فاضل طب والجراحت
مطب خورشید یونانی دواخانہ گولبازار، ربوہ۔
فون: 047-6211538 فیکس: 047-6212382
ای میل: khurshiddawakhana@gmail.com

کاکیشیا مدر ٹنکچر (سپیشل) (تندرستی کا خزانہ)
مردوں اور عورتوں، نوجوانوں اور بوڑھوں کیلئے اللہ کے فضل سے ایک مکمل ٹانک ہے۔ نیز وقت سے پہلے بالوں کو گرنے اور سفید ہونے سے روکنے کیلئے مفید ترین دوا ہے۔

ٹنی بر مدر ٹنکچر (سپیشل)
معدہ و پیٹ کی تمام تکالیف، تیزابیت، جلن، درد، السر بدہضمی گیس، قبض اور بھوک کی کمی کی ایک مکمل دوا ہے۔
(عائلی قیمت پیکنگ 25ML/130/- روپے 120ML /500/- روپے)

جگر ٹانک GHP-512/GH
جگر کی جملہ تکالیف کو دور کرنے اور ہر قسم کے یرقان سے بچاؤ یا اس کے بداثرات ختم کرنے کے علاوہ جگر کی طاقت کیلئے مؤثر دوا ہے۔

عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور
رحمان کالونی ربوہ۔ فیکس نمبر 047-6212217
فون: 047-6211399 ,0333-9797797
راس مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 047-6212399,0333-9797798

خبریں

مصر، حسنی مبارک پر بین الاقوامی دباؤ میں اضافہ

مصر میں ایک طرف حکومت مخالف مظاہروں میں شدت آتی جا رہی ہے تو دوسری طرف صدر حسنی مبارک پر بین الاقوامی دباؤ بھی بڑھتا جا رہا ہے۔ امریکی صدر بارک اوباما نے واضح الفاظ میں کہہ دیا ہے کہ مصر میں اقتدار کی منتقلی عوامی خواہشات کی ترجمان حکومت کو ہونی چاہئے۔ اپوزیشن اور مظاہرین نے نائب صدر کی تعیناتی کو مسترد کر دیا اور صدر حسنی مبارک سے اقتدار چھوڑنے کا مطالبہ کیا ہے۔

ریمنڈ ڈیوس کے استثنٰی کا فیصلہ عدالت کریگی

ایوان صدر کے ترجمان فرحت اللہ بابر نے کہا ہے کہ لاہور میں تہرے قتل میں ملوث امریکی شہری ریمنڈ ڈیوس کو دباؤ کے باوجود نہیں چھوڑا جائے گا۔ حکومت اور حساس اداروں کا فیصلہ ہے کہ قتل کی تحقیقات تک ریمنڈ ڈیوس کو امریکی سفارتخانے کے حوالے نہیں کیا جائے گا۔ استثنٰی حاصل ہونے کا کیس عدالت میں ہے اور عدالت ہی اس کا فیصلہ کرے گی۔

مصر میں پاکستانی شہریوں کے انخلا کیلئے خصوصی طیارہ بھیجنے کی درخواست

مصر میں پاکستانی سفارتخانے نے ملک میں امن و امان کی خراب صورتحال کے پیش نظر پاکستانیوں کو نکالنے کیلئے وزارت خارجہ سے C-130 طیارہ قاہرہ بھجوانے کی درخواست کر دی ہے جبکہ دفتر خارجہ کے ترجمان عبدالباسط نے مصر میں مقیم پاکستانی باشندوں کو گھروں اور ہوٹلوں سے باہر نہ نکلنے کی ہدایت کرتے ہوئے کہا ہے کہ اگر ضرورت پڑی تو ان کے انخلاء کیلئے ہنگامی اقدامات کئے جائیں گے۔

مہنگائی کے لحاظ سے پاکستان جنوبی ایشیاء میں پہلے نمبر پر آ گیا

مہنگائی کے اعتبار سے پاکستان جنوبی ایشیاء میں پہلے نمبر پر آ گیا۔ ایک رپورٹ میں انکشاف کیا گیا ہے کہ جنوبی ایشیاء کے سات ممالک میں سے پاکستانی عوام کو بدترین مہنگائی کا سامنا ہے جس کے باعث عوام کیلئے زندگی کی گاڑی چلانا ممکن نہیں رہا۔

تصحیح برائے خریداران الفضل

جو خریداران الفضل اخبار ہاکر سے حاصل کرتے ہیں ان کی خدمت میں اطلاع ہے کہ بل ماہ جنوری 2011ء مبلغ -/130 روپے بنتے ہیں۔ جو کہ غلطی سے -/110 روپے شائع ہو گیا ہے۔ احباب درستگی فرمالیں۔ (مینیجر روزنامہ الفضل)

ربوہ میں طلوع وغروب یکم فروری

طلوع فجر	5:34
طلوع آفتاب	7:00
زوال آفتاب	12:22
غروب آفتاب	5:44

FD-10

مکان برائے فروخت
ایک عدد مکان واقع (182) طاہر آباد شرقی ربوہ
برقبہ 10 مرلے برائے فروخت ہے
محمد اسلم جوئیہ طاہر آباد شرقی فون: 0343-7668817

احمد ٹریولز انٹرنیشنل گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون و بیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

سونے اور چاندی کے دلکش زیورات کا مرکز
GM میاں غلام مصطفیٰ جیولرز
میرک ضلع اوکاڑہ 044-2003444-2689125
طالب دعا میاں غلام صابر
0345-7513444
0300-6950025

Deals in HRC,CRC,EG,P&O,Sheets &Coil
JK STEEL
6-D Madina Steel Sheet Market
Landa Bazar, Lahore
PH:0092-42-37656300-37642369
-37381738 Fax:7659996
Talb-E-Duaa: Kamal Nasir, Jamal Nasir

MJ میاں غلام رسول جیولرز
میرک ضلع اوکاڑہ 044-2689055
جماعت کے مربیان اور واقفین نو کیلئے زیورات
بغیر مزدوری اور پالش کے تیار کرکے دیئے جائیں گے
طالب دعا: میاں غلام الرحمٰن 0334-4552254-0345-4552254
میاں عبدالمنان 0346-7434015

DASCO BEST QUALITY PARTS
داؤد آٹوز
ڈیلر: سوزوکی، پک اپ وین، آلٹو، F.X، جیپ کلٹس
خیبر، جاپان، جینئن جاپان چائنہ اینڈ لوکل سپیئر پارٹس
طالب دعا ▪ داؤد احمد، محمد عباس احمد ▪ محمود احمد، ناصر الیاس
13-KA بادامی باغ لاہور آٹو سنٹر
فون شوروم: 042-37700448 042-37725205

ربوہ آئی کلینک
اوقات کار برائے معلومات 9 بجے سے دوپہر 2 بجے تک
برائے رابطہ فون نمبر: 047-6214414
047-6211707-0301-7972878

دلہن جیولرز
Tel: 042-36684032
Mobile: 0300-4742974
Mobile: 0300-9491442
طالب دعا قدیر احمد، حفیظ احمد
Gold Place Plaza, Shop # 1, Defense Chowk,
Main Boulevard Defense Society Lahore Cantt

محبت سب کیلئے ☆ نفرت کسی سے نہیں
مدراسی، اٹالین، سنگاپوری اور ڈائمنڈ کی جدید اور فینسی ورائٹی کیلئے تشریف لائیں۔
الفضل جیولرز صرافہ بازار سیالکوٹ
طالب دعا: عبدالستار۔عمیر ستار
فون شوروم: 052-4592316 فون رہائش: 052-4292793
موبائل: 0300-9613255-6179077
Email:alfazal@skt.comsct.nct.pk

بلال فری ہومیوپیتھک ڈسپنسری
بانی: محمد اشرف بلال
اوقات کار: موسم سرما: صبح 9 بجے تا 4½ بجے شا
وقفہ: 1 بجے تا 1½ بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہو
ڈسپنسری کے متعلق تجاویز اور شکایات درج ذیل ای ایڈریس پر بھیجے
E-mail:bilal@cpp.uk.net

Dawlance Exclusive Dealer
فریج، سپلٹ اے سی، ڈیپ فریزر، مائیکرو ویو اوون، واشنگ مشین، ٹی وی، ڈی وی ڈی جیسکو جنریٹرز استریاں، جوسر بلینڈر، ٹوسٹر سینڈوچ، بیکرز، یو پی ایس سٹیبلائزر ایل سی ڈی، ویٹ مشین، ان سیکٹ کلر لائٹ انرجی سیور ہول سیل ریٹ پر دستیاب ہیں۔
گوہر الیکٹرونکس گولبازار ربوہ 047-6214458

اکسیر موٹاپا
موٹاپا دور کرنے کیلئے مفید دوا
کورس 3 ڈبیاں
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

البشیرز اب اور بھی سٹائلش ڈیزائننگ کے ساتھ
پیچ جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز ربوہ 0300-4146148
فون شوروم پتوکی 047-6214510-049-4423173

امتیاز ٹریولز انٹرنیشنل (بالمقابل ایوان محمود ربوہ)
گورنمنٹ لائسنس نمبر 4299
اندرون ملک اور بیرون ملک ٹکٹوں کی فراہمی کا ایک با اعتماد ادارہ
ویزہ پروٹیکٹر، ٹریول انشورنس، ہوٹل بکنگ کی سہولت
وزٹ ویزہ اور ایمگرینٹ ویزہ کی معلومات اور فارم پُر کروانے کی سہولت
TeL:047-6214000,Fax:047-6215000
Mob:0333-6524952
E_mail:imtiaztravels@hotmail.com

wallstreet EXCHANGE COMPANY (PVT) LTD.
دنیا بھر میں رقم بھجوائیں
Send Money all over the world
Demand Draft & T.T for Education
Medical Immigration Personal use
دنیا بھر سے رقم منگوائیں
Receive Money from all over the world
فارن کرنسی ایکسچینج
Exchange of foreign Currency
MoneyGram INSTANT CASH CHOICE
Rabwah Branch
Shop No. 7/14 Gole Bazar, Chenab Nagar, Rabwah
Ph: 047-6213385, 6213385 Fax: 047-6213384

UNIVERSAL ENTERPRISES
174 Loha Market
Landa Bazar Lahore
Dealers of Pakistan Steel Mills & Importers
Deals in all kind of products HR, CR, GP coils & Sheets
Tell: +92-42-37379311,
universalenterprises1@hotmail.com
Cell: 0300-4005633, 0300-4906400
Talb-e-Dua: Mian Zahid Iqbal
S/O Mian Mubarik Ali (Late)

خوشخبری
مکمل ڈش مع ریسیور -/4000 روپے میں لگوائیں
فریج، سپلٹ اے سی، ڈیپ فریزر، واشنگ مشین، مائیکرو ویو اوون، کوکنگ رینج، ٹیلیویژن، ایئر کولر اور دیگر الیکٹرونکس اشیاء بازار سے بارعایت خرید فرمائیں۔
سپلٹ A/C کی مکمل وارنٹی دستیاب ہے نیز یو پی ایس UPS اور جنریٹر بھی دستیاب ہیں
FAKHAR ELECTRONICS فخر الیکٹرونکس
1۔لنک میکلوڈ روڈ جودھامل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور
PH:042-7223347,7239347,7354873
Mob:0300-4292348,0300-9403614